﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءِ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد15 — جمعۃ المبارک 21/مارچ 2008ء — شمارہ 12

13/ربیع الاول 1429 ہجری قمری ❁ 21/امان 1387 ہجری شمسی

نورِ قرآنی کے حصول کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو یہ دعا سکھائی:-

اے اللہ اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر اور اسے میری زبان پر رواں کر دے اور میرے دل کو اس کے لئے وسعت دے اور میرے سینہ کو اس کے ساتھ کھول دے۔اور اس کے ساتھ میرے بدن کو دھو دے۔(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء الحفظ ۔حدیث نمبر 3493)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

تمام اہلِ مذاہب کا کسی مذہب کی پیروی سے یہی مُدّ عا اور مقصد ہے کہ نجات حاصل ہو مگر افسوس کہ اکثر لوگ نجات کے حقیقی معنوں سے بے خبر اور غافل ہیں۔ دراصل نجات اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے جس میں شرط ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے۔

’’مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ کے اخیر میں نجات حقیقی کا کچھ ذکر کیا جائے۔ کیونکہ تمام اہلِ مذاہب کا کسی مذہب کی پیروی سے یہی مُدّ عا اور مقصد ہے کہ نجات حاصل ہو مگر افسوس کہ اکثر لوگ نجات کے حقیقی معنوں سے بے خبر اور غافل ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک نجات کے یہ معنی ہیں کہ گناہ کے مؤاخذہ سے رہائی ہو جائے۔ لیکن دراصل نجات کے یہ معنے نہیں ہیں اور ممکن ہے کہ ایک شخص نہ زنا کرے، نہ چوری کرے، نہ جھوٹی گواہی دے، نہ خون کرے اور نہ کسی اور گناہ کا جہاں تک اس کو علم ہے ارتکاب کرے اور بایں ہمہ نجات کی کیفیت سے بے نصیب اور محروم ہو۔ کیونکہ دراصل نجات اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے جس میں شرط ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے۔ لیکن بسا اوقات انسان اپنی غلط کاریوں سے ایسی چیزوں میں اپنی اس خوشحالی کو طلب کرتا ہے کہ جن سے آخر کار تکلیف اور ناخوشی اور بھی بڑھتی ہے۔ چنانچہ اکثر لوگ دنیا کی نفسانی عیاشیوں میں اس خوش حالی کو طلب کرتے ہیں اور دن رات میخواری اور شہوات نفسانیہ کا شغل رکھ کر انجام کار طرح طرح کی مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آخر کار سکتہ، فالج، رعشہ اور کزاز اور یا انتڑیوں یا جگر کے پھوڑوں میں مبتلا ہو کر اور یا آتشک اور سوزاک کی قابلِ شرم مرض سے اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں اور بباعث اس کے کہ اُن کی قوتیں قبل از وقت تحلیل ہو جاتی ہیں اس لئے وہ طبعی عمر سے بھی بے نصیب رہتے ہیں۔ اور انجام کار ان کو اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے کہ جن چیزوں کو انہوں نے اپنی خوشحالی کا ذریعہ سمجھا تھا دراصل وہی چیزیں ان کی ہلاکت کا موجب تھیں۔ اور بعض لوگ دنیوی عزت اور ناموری کے بڑھانے اور مراتب و مناصب کے طلب کرنے میں اپنی خوشحالی دیکھتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کے اصل مطلب سے ناآشنا رہتے ہیں۔ اور بعض اسی خواہش سے دنیا کا مال اکٹھا کرتے رہتے ہیں کہ شاید اسی میں خوشحالی پیدا ہو۔ مگر انجام یہ ہوتا ہے کہ اس اپنے تمام اندوختہ کو چھوڑ کر بڑے درد اور دُکھ کے ساتھ اور بڑی تلخیوں کے ساتھ موت کا پیالہ پیتے ہیں۔ لیکن آخر کار وہ بھی حسرت سے مرتے ہیں۔ سو طالب حق کیلئے جو قابلِ غور سوال ہے وہ یہی سوال ہے کہ سچی خوشحالی کیونکر حاصل ہو جو دائمی مسرّت اور خوشی کا موجب ہو۔ اور درحقیقت سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ وہ اُس خوشحالی تک پہنچا دے۔ سو ہم قرآن شریف کی ہدایت سے اس دقیق در دقیق نکتہ تک پہنچتے ہیں کہ وہ ابدی خوشحالی خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت اور پھر اس یگانہ کی پاک اور کامل اور ذاتی محبت اور کامل ایمان میں ہے جو دل میں عاشقانہ بے قراری پیدا کرے۔ یہ چند لفظ کہنے کو تو بہت تھوڑے ہیں لیکن اُن کی کیفیت کو بیان کرنے کیلئے ایک دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکتا۔

یاد رہے کہ صحیح معرفت حضرتِ عزّت جلّ شانہٗ کی کئی نشانیاں ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کی قدرت اور توحید اور علم اور ہر ایک خوبی اور صفت پر کوئی داغ نقص کا نہ لگایا جائے۔ کیونکہ جس ذات کا ذرّہ ذرّہ پر حکم ہے اور جس کے تصرّف میں تمام فوجیں رُوحوں کی اور تمام ہیکل زمین و آسمان کی ہے وہ اگر اپنی قدرتوں اور حکمتوں اور قوتوں میں ناقص ہو تو اس عالمِ جسمانی اور رُوحانی کا کام چل ہی نہیں سکتا۔ اگر نعوذ باللہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ذرّات اور ان کی تمام طاقتیں اور ارواح اور ان کی تمام قوتیں خود بخود ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم اور توحید اور قدرت تینوں ناقص ہیں۔ وجہ یہ کہ اگر تمام ارواح اور ذرّات خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پیدا شدہ نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو کہ خدا تعالیٰ کو ان کے اندرونی حالات کا علم ہے اور جبکہ اس کے علم پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ اس کے برخلاف دلیل قائم ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہماری طرح خدا تعالیٰ بھی اِن چیزوں کی اصل کُنہ سے بے خبر ہے اور اس کا علم ان کے پوشیدہ در پوشیدہ اسرار پر محیط نہیں ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جیسے مثلاً ایک دوا اپنے ہاتھ سے تیار کی جاتی ہے یا اپنی نظر کے سامنے ایک شربت یا گولیاں یا چند دواؤں کا عرق تیار کیا جاتا ہے تو بوجہ اس کے کہ ہم خود اس نسخہ کے بنانے والے ہیں ہمیں ان تمام دواؤں کا پورا علم ہوتا ہے اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں دوا ہے اور فلاں فلاں وزن کے ساتھ اِس مقصد کیلئے بنائی گئی ہے۔ لیکن اگر کوئی عرق یا گولیاں یا شربت ایسا مجہول الکُنہ ہو جس کو ہم نے بنایا نہیں اور نہ ہم ان اجزاء کو جدا جدا کر سکتے ہیں تو ہم ضرور ان دواؤں سے بے خبر ہونگے۔ اور یہ بات تو بدیہی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کو ذرّات اور ارواح کا بنانے والا مان لیا جائے تو ساتھ ہی ماننا پڑے گا کہ بالضرور خدا تعالیٰ کو ان تمام ذرّات اور ارواح کی پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے۔ اور اس پر دلیل یہ ہے کہ وہ خود ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانے والا ہے اور بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز سے بے خبر نہیں ہوتا۔ لیکن اگر یہ صورت ہو کہ وہ ان قوتوں اور طاقتوں کا بنانے والا نہیں ہے تو کوئی بُرہان اس پر قائم نہیں ہو سکتی کہ اس کو ان تمام قوتوں اور طاقتوں کا علم بھی ہے۔ اگر تم بغیر دلیل کے کہہ دو کہ اس کو علم ہے تو یہ ایک تحکّم ہے اور محض ایک دعویٰ ہے۔ لیکن جیسا کہ یہ دلیل ہمارے ہاتھ میں ہے کہ بنانے والا ضرور اپنی بنائی ہوئی چیز کا علم رکھتا ہے اس کے مقابل پر کونسی دلیل آپ کے ہاتھ میں ہے کہ جو چیزیں اپنے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے بنائی نہیں اُس کو ان کی تمام پوشیدہ قوتوں اور طاقتوں کا علم ہے۔ کیونکہ وہ چیزیں خدا تعالیٰ کے وجود کا عین تو نہیں تا جیسا کہ اپنے وجود پر اطلاع ہوتی ہے ان پر بھی اطلاع ہو بلکہ وہ تمام چیزیں آریہ سماج کے اعتقاد کے رُو سے اپنے اپنے وجود کی آپ ہی خدا ہیں اور آپ ہی اَنادی اور قدیم ہیں۔ اور بوجہ غیر مخلوق اور قدیم ہونے کے پرمیشر سے ایسی بے تعلق ہیں کہ اگر اس پرمیشر کا مرنا بھی فرض کر لیں تو اِن چیزوں کا کچھ بھی حرج نہیں۔ کیونکہ جس حالت میں پرمیشر ان قوتوں اور طاقتوں کا پیدا کرنے والا نہیں تو وہ چیزیں اپنی بقا میں بھی پرمیشر کی محتاج نہیں جیسا کہ اپنے پیدا ہونے میں محتاج نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے دو نام ہیں۔ ایک حَيّ دوسرا قَیُّوم۔ حيّ کے یہ معنے ہیں کہ خود بخود زندہ اور دوسری چیزوں کو زندگی بخشنے والا۔ اور قیُّوم کے یہ معنے ہیں کہ اپنی ذات میں آپ قائم اور اپنی پیدا کردہ چیزوں کو اپنے سہارے سے باقی رکھنے والا۔ پس خدا تعالیٰ کے نام قیوم سے وہ چیز فائدہ اُٹھا سکتی ہے جو پہلے اس سے اس کے نام حيّ سے فائدہ اُٹھا چکی ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی پیدا کردہ چیزوں کو سہارا دیتا ہے۔ نہ ایسی چیزوں کو جن کے وجود اور ہستی کو اس کا ہاتھ ہی نہیں چھوا۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کو حيّ یعنی پیدا کرنے والا مانتا ہے۔ اُسی کا حق ہے کہ اس کو قیوم بھی مانے۔ یعنی اپنی پیدا کردہ کو اپنی ذات سے سہارا دینے والا۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو حيّ یعنی پیدا کرنے والا نہیں جانتا اس کا حق نہیں ہے کہ اس کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ وہ اُن چیزوں کو ان کے رہنے میں سہارا دینے والا ہے۔ کیونکہ سہارا دینے کے یہ معنے ہیں کہ اگر اس کا سہارا نہ ہو تو وہ چیزیں معدوم ہو جائیں۔ اور ظاہر ہے کہ جن چیزوں کا اس کی طرف سے وجود نہیں وہ چیزیں اپنے بقائے وجود میں اس کی محتاج بھی نہیں ہو سکتیں۔ اور اگر وہ بقائے وجود میں محتاج ہیں تو اس وجود کی پیدائش میں بھی محتاج ہیں‘‘۔

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ359 تا362 مطبوعہ لندن)

اداریہ

ہدایت یافتہ آسمانی امامت

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی لوگوں کی اکثریت راہ ہدایت سے بھٹک جاتی ہے اور ضلالت وگمراہی میں مبتلا ہو جاتی ہے، لوگ توحید خالق کو چھوڑ کر طرح طرح کے شرک اور بدعات میں گرفتار ہو جاتے ہیں، ہر طرف فتنہ وفساد کا بازار گرم ہو جاتا ہے، امن وامان مفقود ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی بدیاں اور فحشاء اور ظلم وستم اپنے عروج کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان پر رحم کھاتے ہوئے سعید فطرت لوگوں کی ہدایت کے لئے اور شریروں کو ان کے بدانجام تک پہنچانے کے لئے اپنی جناب سے نبی ورسول مبعوث فرماتا ہے جو مومنوں کے لئے بشیر اور حق کے مخالفوں کے لئے نذیر بن کر آتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ سے ہدایت پانے کے بعد، اس کے حکم سے، اس کی وحی والہام کے تابع لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں۔ گویا ان میں سے ہر ایک ’’اَلْاِمَامُ الْمَھْدِی‘‘ بن کر آتا ہے۔ سورۃ الانبیاء میں ایسے ہی وجودوں کے لئے تو فرمایا ہے کہ وَجَعَلْنَاھُمْ اَئِمَّۃً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا۔ (یعنی ہم نے انہیں امام بنایا، وہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں)۔ وہ اللہ کے حکم سے لوگوں کو تقویٰ کی طرف بلاتے ہیں اور رفتہ رفتہ متقین کی ایک جماعت تیار کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے زندہ اور تازہ نشانات کے ساتھ تقویت پاتے ہوئے بتدریج ترقی اور عروج کی طرف بڑھتی ہے اور زندگی کے ہر میدان میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوتی ہے۔ اس کے مقابل پر جو لوگ اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کو ٹھکراتے ہیں وہ دن بدن قعر مذلّت میں گرتے چلے جاتے ہیں اور طرح طرح کی آفات ومصائب اور ناکامیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں

اسی سنّت مستمرّہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی پیش خبریوں کے عین مطابق ’اَلْاِمَامُ الْمَھْدِی‘ کو مبعوث فرمایا جن کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ تا آپ اس ایمان کو جو زمین سے اٹھ گیا تھا پھر سے لوگوں کے دلوں میں قائم کریں۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے 23 مارچ 1889ء کو تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت قائم کرنے کے لئے سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا۔ پہلے روز چالیس افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور پھر یہ جماعت خدا تعالیٰ کی نظروں کے نیچے، اس کی حفاظت میں، اس کی نصرت وتائید سے مسلسل بڑھتی چلی گئی اور جیسا کہ بانی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی تھی آپ کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت حقہ کا ظہور ہوا اور مومنوں کو اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کا فیض خلافت کی صورت میں عطا ہوا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ اس خلافت کے ذریعہ تمام عالم میں تمکنت دین اور خوف کے حالات کو امن سے بدلنے کے عظیم الشان نظارے دکھاتے ہوئے جماعت کو غیر معمولی روحانی ترقیات وفتوحات سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کے مقابل پر کھڑے ہوئے خدا تعالیٰ نے اپنے قوی نشانوں کے ساتھ ان کا باطل پر ہونا دنیا پر ظاہر فرما دیا۔

شریروں پر پڑے ان کے شرارے   نہ ان سے رُک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی   فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

آج امّت مسلمہ کی بدحالی پر ہر مسلمان نوحہ کناں ہے۔ مسلمان ملکوں کا امن وامان تباہ ہو چکا ہے۔ خودکش بم دھماکوں، قتل وغارت گری، چوری، ڈاکے اور ہر قسم کی اخلاقی بدیوں اور بداعمالیوں نے انہیں قعر مذلّت میں گرا رکھا ہے۔ انہیں کوئی ایسی مذہبی یا سیاسی لیڈرشپ دکھائی نہیں دیتی جو انہیں اس بدحالی سے نجات دلا سکے۔ لیکن جو ہدایت یافتہ آسمانی امامت اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں مذکور وعدوں کے مطابق نازل فرمائی ہے اسے وہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ امام الزمان اور الامام المہدیؑ کو مانے بغیر ان مصائب کا خاتمہ ناممکن ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے اور بار بار یہ فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مؤاخذہ ہے‘‘۔ اسی طرح فرمایا: ’’خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ‘‘۔ اسی طرح فرمایا: ’’اس تاریکی کے زمانے کا نور میں ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں‘‘۔

پس ہم امام الزمان، الامام المہدی علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں سب دنیا کو، بالخصوص غیر احمدی مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ اس ہدایت یافتہ آسمانی امامت کو جلد قبول کرو تا تمہارے دکھوں کا خاتمہ ہو۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے   لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

❁❁❁❁❁❁

جو کہا اُس نے پورا نشاں ہو گیا

اک نئے دور کا پاسباں ہو گیا   وہ کڑی دھوپ میں سائباں ہو گیا
اُس کی خاطر زمیں نے دکھائے نشاں   اُس کی خاطر گواہ آسماں ہو گیا
جو کہا اُس نے پورا نشاں ہو گیا

اُس کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے   جبر کے پینترے آزمائے گئے
لاکھ سوچوں پہ پہرے بٹھائے گئے   لوگ آتے گئے کارواں ہو گیا
جو کہا اُس نے پورا نشاں ہو گیا

اُس کا دشمن ہوا جو کوئی معتبر   دیکھتے دیکھتے ہو گیا دربدر
جو فضاؤں میں تھا آ گیا خاک پر   حکمراں تھا کوئی بے اماں ہو گیا
جو کہا اُس نے پورا نشاں ہو گیا

اُس کے کوچے سے پھر ریگزاروں تلک   ریگزاروں سے پھر مرغزاروں تلک
اُس کی تبلیغ پہنچی کناروں تلک   مرجع خاص پھر قادیاں ہو گیا
جو کہا اُس نے پورا نشاں ہو گیا

دل شکستہ تھے اور حالت زار تھی   جبکہ طاعون کی ایک یلغار تھی
ہر گلی میں جنازوں کی بھرمار تھی   اُس کا گھر ایک دارالاماں ہو گیا
جو کہا اُس نے پورا نشاں ہو گیا

دشمنوں پہ ملی اُس کو فتحِ مُبیں   اُس کو اس بات کا بھی تھا کامل یقیں
مار سکتی نہیں ہے اُسے یہ زمیں   آسماں جس پہ ہو مہرباں ہو گیا
جو کہا اُس نے پورا نشاں ہو گیا

وہ محبت کے نغمات گاتا ہوا   دلفگاروں کو دل سے لگاتا ہوا
دلربا، دلنشیں، مسکراتا ہوا   عاشقوں کے لئے جان جاں ہو گیا
جو کہا اُس نے پورا نشاں ہو گیا

———————(مبارک صدیقی۔ لندن)

ذیلی تنظیموں کے عہدیداران توجہ فرمائیں

صدسالہ خلافت جوبلی منصوبہ کا ایک اہم پروگرام یہ ہے کہ:

’’1۔ ممالک بیرونِ ہندوستان اور پاکستان کے احباب جماعت مندرجہ ذیل کتب کا امتحان دیں گے۔

(i)The Will

(ii)Second Chapter of the book "The Truth about the Split"

(iii)Nubuwwat & Khilafat’’

2۔ یہ امتحانات سہ ماہی ہوں گے۔

پہلی سہ ماہی یکم جنوری تا 31 مارچ 2008ء

دوسری سہ ماہی یکم اپریل تا 30 جون 2008ء

اور تیسری سہ ماہی یکم جولائی تا 30 ستمبر 2008ء

3۔ اپنے اپنے اراکین کا امتحان ذیلی تنظیمیں الگ الگ لیں گی اور وہی پرچے بنائیں گے۔

4۔ معیار کبیر کے اطفال اور معیار کبیر کی ناصرات کا امتحان بھی لیا جائے گا‘‘۔

پہلی سہ ماہی 31 مارچ کو ختم ہونے کو ہے۔ کیا آپ نے پہلی سہ ماہی کے امتحانات کی کارروائی مکمل کر لی ہے؟

مذکورہ بالا تینوں کتب انگریزی میں وکالت اشاعت لندن کے زیر انتظام شائع شدہ ہیں اور دستیاب ہیں۔ احباب اپنے ملک کے شعبہ اشاعت سے یہ کتب حاصل کر سکتے ہیں۔

جماعت کی ویب سائٹ www.alislam.org پر بھی یہ کتب دستیاب ہیں۔

مذکورہ کتب اردو زبان میں بھی نظارت نشر واشاعت قادیان سے شائع شدہ ہیں اور دستیاب ہیں۔ ان کتب کے حصول کے لئے نظارت نشر واشاعت قادیان سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

خلافت خامسہ کی
عظیم الشان اور بابرکت تحریکات

مرتبہ: حبیب الرحمن زیروی-ربوہ

قسط نمبر4

(62) عید کے موقعہ پر ہمسایوں میں تحائف کے ذریعے تعارف کی تحریک

’’اب عید کے دن ہیں، مختلف لوگوں کے دفتر میں کام کرنے والی جگہوں پر، ہمسائے وغیرہ ہیں، ان مغربی ممالک میں اگر ایسے ہمسایوں کو عید کے حوالے سے تحفے وغیرہ بھجوائے جائیں، چاہے چھوٹی سی کوئی چیز ہو، چاہے مٹھائی وغیرہ یا کچھ اس قسم کی چیز۔ اور پھر اس طرح تعارف بڑھائیں اور ذاتی تعلق قائم ہوں تو دعوت الی اللہ بھی کر رہے ہوں گے۔ اب یہیں UK میں مثلاً اگر دو ہزار گھر ہیں احمدیوں کے، شاید اس سے زیادہ ہوں گے۔ وہ اپنے ہمسایوں کو یا اپنے کام کرنے کی جگہ کے ساتھیوں کو کوئی چھوٹا سا تحفہ ہی بھیجیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ سو کوس تک ہمسائیگی ہے تو سو کوس نہ سہی اگر پانچ چھ گھر تک بھی جاری رکھیں اور ایک دو کام کرنے والی جگہوں کے ساتھیوں کو چن لیں تو دس سے پندرہ ہزار گھروں تک ایک تعارف حاصل ہو جاتا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 17/ اکتوبر 2006ء)

(63) مجلس سلطان القلم کو فعّال کرنے کی تحریک

’’آجکل بھی اسلام پر، آنحضرت ﷺ پر حملے ہو رہے ہیں۔ اکثر ملکوں میں خدام الاحمدیہ کے ذریعہ سے مجلس سلطان القلم اچھی آرگنائز ہے۔ لیکن ابھی بھی اس میں بہتری کی گنجائش ہے۔ پھر آجکل مغربی معاشرے میں نام نہاد صوفی ازم بہت چلا ہوا ہے اس سے متاثر ہو کر مغرب میں نوجوان غلط راہوں پر چل پڑے ہیں۔ مغربی معاشرے میں خدا تعالیٰ کی ذات کو بھی بہت نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں کسی نے ایک کتاب بھی لکھی جو کرسمس سے پہلے آئی اور یہاں کی بہترین کتاب بیسٹ سیلر (Best Seller) کتاب کہلاتی ہے، اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کی نفی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی نفی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود سے انکار بھی یہاں مغرب میں فیشن بنتا جا رہا ہے۔ تو جماعتی پروگرام کے تحت بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس چیز پر نظر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اپنے بچے، لڑکے، نوجوان بچیاں ان چیزوں سے متاثر نہ ہوں۔ اس کے جواب کے پروگرام بنائیں۔ صرف یہ کہنا کہ نہیں، فضول ہے اس کی بجائے باقاعدہ دلیل کے ساتھ جواب تیار ہونے چاہئیں۔ جو مختلف سوال اٹھ رہے ہیں وہ یہاں مرکز میں بھی بھجوائیں، مجھے بھی بھجوائیں تاکہ ان کے ٹھوس جواب بھی تیار کئے جائیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 نومبر 2006ء)

(64) جماعتیں وقف عارضی کی طرف توجہ کریں

’’پھر ایک مطالبہ وقف عارضی کا ہے اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ باہر کی دنیا میں (باہر سے مراد یورپ اور مغربی ممالک، افریقہ وغیرہ) اگر آرگنائز کر کے اس مطالبے پر سارے نظام پر کام کیا جائے تو اپنوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور تبلیغ کے لحاظ سے بھی بہت بہتری پیدا ہو گی۔ جماعتیں اس طرف بھی توجہ کریں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 نومبر 2006ء)

(65) مغربی ممالک میں وقف بعد از ریٹائرمنٹ

’’پھر وقف بعد از ریٹائرمنٹ ہے۔ ان مغربی ممالک میں بھی جماعتی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور یہاں کیونکہ حکومت کی طرف سے، اداروں کی طرف سے سہولتیں ملتی ہیں اس لئے جو احمدی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ سہولیات لے رہے ہیں ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ جماعت سے مالی مطالبہ نہ ہو کیونکہ ان کی ضروریات تو ان سہولتوں سے جو وہ حکومت سے یا اداروں سے لے رہے ہیں یا پنشن وغیرہ سے جو رقم ملی ہے اس سے پوری ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ تو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ کام تلاش کرتے ہیں کیونکہ بعض ایسی ذمہ داریاں ہوتی ہیں جن کو پورا کرنا ہوتا ہے، بچے وغیرہ ابھی پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تو بہرحال جن کی ذمہ داریاں ایسی نہیں ہیں اور اگر صحت اچھی ہے تو ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے رضاکارانہ طور پر پیش کرنا چاہئے۔ لیکن بعض دفعہ ذہنوں میں یہ بات آ جاتی ہے کہ شاید ہم رضاکارانہ کام کر کے جماعت پر کوئی احسان کر رہے ہیں، تو اگر اپنے آپ کو پیش کرنا ہو تو اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ اگر ہم سے کوئی جماعتی خدمت لے لی جائے تو جماعت اور خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان ہوگا‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 نومبر 2006ء)

(66) بیکاری کی عادت ختم کرنے کی تحریک

’’ایک مطالبہ نوجوانوں کا بیکاری کی عادت ختم کرنے کا تھا۔ یہ بھی بڑی خطرناک بیماری ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بعض بے کار نوجوان اس لئے بے کار ہیں کہ یا تو ان کے جو رشتہ دار، والدین، بھائی وغیرہ باہر ہیں وہ باہر سے رقم بھیج دیتے ہیں اس لئے ذمہ داری کا احساس نہیں۔ یا اس امید پر بیٹھے ہیں کہ باہر جانا ہے۔ اب باہر جانا بھی اتنا آسان نہیں رہا، ان لوگوں کو بھی غلط امیدوں پر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اور جو آتے ہیں ان کے بھی یہاں اتنی آسانی سے کیس پاس نہیں ہوتے۔ اس لئے بلاوجہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اور دھوکے میں نہ رہیں۔ اپنے نفس کو دھوکہ نہ دیں اور اپنے آپ کو سنبھالیں۔ جماعت اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس بارے میں معین پروگرام بنانا چاہئے اور نوجوانوں کو سنبھالنا چاہئے۔ یہ لوگ جو فارغ بیٹھے ہیں، فارغ بیٹھے یہ مطالبے کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا کسی طرح باہر جانے کا انتظام ہو جائے، بعض لڑکوں کے ماں باپ لکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے حالات خراب ہیں باہر بلوالیں۔ باہر بلوانا کون سا آسان ہے۔ یا ہماری شادی باہر کروا دیں یا جو بھی ذریعہ ہو۔ اور ایسے لوگوں میں سے جب کسی کی شادی یہاں ہو جاتی ہے اور یہاں آ جاتے ہیں تو جب ان ملکوں میں ان کا Stay پکا ہو جاتا ہے تو پھر بیویوں پر ظلم کرنے شروع کر دیتے ہیں یا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک غلط رَو خاص طور پر پاکستان میں اور ہندوستان میں چل پڑی ہے۔ ایسے نوجوانوں کو مَیں کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں محنت کی عادت ڈالیں اور محنت کر کے کھائیں۔ اس دوران میں اگر باہر کا کوئی انتظام ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس لئے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہنا کہ باہر جانا ہے، اس سے بہت ساری غلط قسم کی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور بہت ساری برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر وہ برائیاں معاشرے میں، اس ماحول میں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 24 تا 30 نومبر 2006ء)

(67) عائلی جھگڑے ختم کرنے کی تحریک

’’آجکل پھر عائلی جھگڑوں کی شکایات بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔ میاں بیوی کے جو معاملات ہیں، آپس کے جھگڑے ہیں ان میں بعض دفعہ ایسے ایسے بیہودہ اور گھناؤنے معاملات سامنے آتے ہیں جن میں ایک دوسرے پر الزام تراشیاں بھی ہوتی ہیں یا مردوں کی طرف سے یا سسرال کی طرف سے ایسے ظالمانہ رویے ہوتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا حکم ذَکِّرْ سامنے نہ ہو کہ نصیحت کرتے رہو، نصیحت یقیناً فائدہ دیتی ہے تو انسان مایوس ہو کر بیٹھ جائے کہ ان بگڑے ہوؤں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، یہ سب حدیں پھلانگ چکے ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے مسیح و مہدی کی غلامی اور نمائندگی میں نصیحت کرنے کے فرمان الٰہی کے مطابق نصیحت کرتے چلے جانے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ جن لوگوں نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے یقیناً ان میں شرافت کا کوئی بیج تھا جس سے یہ نیکی کا شگوفہ پھوٹا ہے کہ احمدیت قبول کر لی اور اس پر قائم ہیں۔ پس اللہ کے حکم کے مطابق اور جو کام ذمہ لگایا گیا ہے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہ نصیحت کرو یقیناً اللہ برکت ڈالے گا۔ میں اللہ تعالیٰ کے اس برکت ڈالنے کے سلوک کی امید کرتے ہوئے آج پھر اس بارے میں کچھ سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے الفاظ میں اثر پیدا کر دے کہ اجڑتے ہوئے گھر جنت کا گہوارہ بن جائیں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم تا 7 دسمبر 2006ء)

(68) خلیفہ وقت کی مخاطب جماعت ہوتی ہے

’’گزشتہ دنوں میں ایک خطبہ مَیں نے عائلی تعلقات، گھریلو، میاں بیوی کے تعلقات اور ساس بہو کے تعلقات پر دیا تھا، پھر لجنہ اماء اللہ U.K. کے اجتماع پر پردے کے بارے میں عورتوں کو توجہ دلائی تھی اور اس پر زور دیا تھا تو سنا ہے کہ بعض ملکوں میں بعض عورتیں اور مرد یہ پوچھتے ہیں یا آپس میں باتیں کر رہے ہیں کہ کیا یہ باتیں جن پر توجہ دلائی گئی ہے صرف U.K. کے لئے ہیں یا ہم سب اس کے مخاطب ہیں۔ پہلے وقتوں میں تو شاید بعض خاص جگہوں کے لئے بعض باتیں کہی جاتی ہوں لیکن اب تو دنیا ہر جگہ قریبی رابطے ہونے کی وجہ سے ایک ہو گئی ہے اس لئے برائیاں بھی تقریباً مشترک ہو چکی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمیں MTA کی نعمت سے نوازا ہے تاکہ اس ربّ، جو ربُّ العالمین ہے کی تعلیم سے ہٹنے والوں کو فوری طور پر توجہ دلائی جا سکے۔ اگر ایک جگہ برائی پھیل رہی ہے تو نیکی بھی فوری طور پر اس جگہ پہنچ جانی چاہئے۔ پس ہر احمدی جہاں کہیں بھی ہو، اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ وہ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے ربّ کا کامل فرمانبردار ہو جاؤں، کا مخاطب ہے تو پھر وہ باتیں جو ہمارے ربّ نے ہمیں بتائی ہیں، جو میں نے اپنے خطبے اور تقریر میں بیان کی ہیں اور جو مختلف وقتوں میں بیان کرتا ہوں وہ دنیا میں ہر جگہ کے احمدی کے لئے ہیں۔ اس لئے عمل نہ کرنے کے بہانے تلاش نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ہر ایک کو اس کا مخاطب سمجھنا چاہئے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 22 تا 28 نومبر 2006ء)

(69) شعبہ خدمت خلق کو فعّال بنانے کی تحریک

’’خدمت خلق کے سلسلے میں ضمناً بات آ گئی ہے تو کہہ دوں کہ جماعت میں غریبوں کی شادیوں کے سلسلہ میں، علاج کے سلسلے میں، تعلیم کے سلسلے میں ایک نظام رائج ہے۔ بچوں کی شادیوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مریم فنڈ جاری فرمایا تھا۔ یہ بڑی اچھی، بہت بڑی خدمت خلق ہے، جماعت کے افراد کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ پھر مریضوں کا علاج ہے، خاص طور پر غریب ملکوں میں، پاکستان میں بھی افریقن ممالک میں بھی اور دوسرے غریب ممالک میں بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اس فنڈ میں خدمت خلق کے جذبہ سے پیسے دیں، چندہ دیں صدقات دیں تو اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو اپنانے کی وجہ سے اس کی رحمانیت سے بھی زیادہ سے زیادہ فیض پائیں گے۔ پھر اسی طرح تعلیم ہے، بچوں کی تعلیم پر بڑے اخراجات ہوتے ہیں، بڑی مہنگائی ہے۔ اس کے لئے جن کو توفیق ہے ان کو دینا چاہئے۔ اسی طرح بات چلی ہے تو مَیں ذکر کر دوں پاکستان میں بھی، ربوہ میں بھی اور افریقہ میں بھی جماعت کے ہسپتال ہیں، وہاں ڈاکٹروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو گو کہ تنخواہ بھی مل رہی ہوتی ہے اور ایک

حصہ بھی مل رہا ہوتا ہے لیکن شاید باہر سے کم ہو۔ تو بہرحال خدمت خلق کے جذبے کے تحت ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے۔ چاہے تین سال کے لئے کریں، چاہے پانچ سال کے لئے کریں یا ساری زندگی کے لئے کریں۔ لیکن وقف کرکے آگے آنا چاہئے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 5 تا 11 جنوری 2006ء)

(70) تبلیغ کے لئے لٹریچر اور رابطہ کے دیگر جدید ذرائع اختیار کرنے کی تحریک

''لٹریچر جو یہاں آپ کے پاس ہے اس کا بھی مَیں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک وقت میں چھپا اور ایک مہم کی صورت میں لگتا ہے کہ چند ہزار میں تقسیم ہوا اور پھر خاموشی سے بیٹھ گئے۔ بجائے اس کے کہ دوبارہ اس کی اشاعت کرتے۔ یا پھر سٹاک میں موجود ہے، کافی تعداد میں سٹاک میں پڑا ہوا ہے، وہ بھی غلط ہے کہ تقسیم نہیں ہوا۔ آجکل موقع کی مناسبت سے لٹریچر آنا چاہئے اور یہ جو سوال اٹھتے ہیں یہ آج کے سوال نہیں ہیں۔ یہ ہمیشہ سے اٹھ رہے ہیں۔ ان کے جواب تیار پڑے ہیں۔ صرف آگے پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کے پاس یہ لٹریچر ہونا چاہئے۔ ہر احمدی مرد، عورت، بوڑھے اور جوان کو حالات کے مطابق بھی اور عمومی تبلیغی لٹریچر بھی ہر جرمن تک پہنچانا چاہئے یا پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آجکل انٹرنیٹ اور ای میل وغیرہ کا استعمال بھی اس کام کے لئے ہو رہا ہے۔ اس کے بارے میں بھی غور کریں کہ کس طرح استعمال کرنا ہے، کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس کے غلط استعمال جو ہو رہے ہیں تو اس کا صحیح استعمال کیوں نہ کیا جائے۔

پس جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا لٹریچر اور تبلیغ کا ہر ذریعہ اختیار کرنا چاہئے۔ چند ہزار میں لٹریچر شائع کرکے پھر بیٹھ رہنا کہ وہ کروڑوں کی آبادی کے لئے کافی ہوگا جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔ ٹھیک ہے ہمارے وسائل ایک حد تک ہیں لیکن جو ہیں ان کا تو صحیح استعمال ہونا چاہئے۔ ایک طرف توجہ ہوتی ہے تو دوسری طرف بھول جاتے ہیں۔ پس صرف مرکزی سطح پر نہیں بلکہ ہر ریجن میں، ہر شہر میں، ہر اُس علاقے میں جہاں احمدی بستے ہیں یا نہیں بستے ایک تعارفی پمفلٹ چھوٹا سا پہنچ جانا چاہئے اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا دوسرے الیکٹرانک ذرائع کا استعمال کریں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 12 تا 18 جنوری 2006ء)

(71) جماعت کا ایک ایک پیسہ بامقصد خرچ ہونا چاہئے

''جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوشش کرتی ہے کہ کم از کم وسائل کو زیر استعمال لاکر زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے۔ یہ معاشیات کا سادہ اصول ہے۔ اور دوسری دنیا میں تو پتہ نہیں اس پر عمل ہو رہا ہے کہ نہیں لیکن جماعت اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے اور کرنی چاہئے۔ جو بھی جماعتی عہدیدار منصوبہ بندی کرنے والے یا کام کرنے والے یا رقم خرچ کرنے والے مقرر کئے گئے ہوں ان کو ہمیشہ اس کے مطابق سوچنا چاہئے اور منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ بے احتیاطیاں بھی ہو جاتی ہیں اس لئے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جو ذمہ دار افراد ہیں وہ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا کریں کہ جماعت کا ایک ایک پیسہ بامقصد خرچ ہونا چاہئے۔ جماعت میں اکثریت ان غریب لوگوں کی ہے جو بڑی قربانی کرتے ہوئے چندے دیتے ہیں اس لئے ہر سطح پر نظام جماعت کو اخراجات کے بارے میں احتیاط کرنی چاہئے کہ ہر پیسہ جو خرچ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ ہو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی پر خرچ ہو۔ جب تک ہم اس روح کے ساتھ اپنے اخراجات کرتے رہیں گے، ہمارے کاموں میں اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت ڈالتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔''

(الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 فروری 2007ء)

(72) ہالینڈ میں مساجد کی تعمیر کی تحریک

''یاد رکھیں کہ دوسروں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کا بہت بڑا ذریعہ مسجدیں بھی ہیں اس طرف بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس وقت تک ہالینڈ میں مسجد کی شکل میں جماعت احمدیہ کی صرف ایک مسجد ہے جو ہیگ (Hague) میں ہے اور اس کی تعمیر ہوئے بھی شاید اندازاً 50 سال سے زائد عرصہ ہی ہوگیا ہے۔ اُس وقت بھی اس مسجد کا خرچ لجنہ نے دیا تھا جن میں اکثریت پاکستان کی لجنہ کی تھی۔ پھر ینن سپیٹ کا سینٹر خریدا گیا جہاں اس وقت جمعہ ادا کر رہے ہیں یہ بھی مرکز نے خرید کر دیا ہے۔ ہالینڈ کی جماعت نے تو ابھی تک ایک بھی مسجد نہیں بنائی۔ اب آپ کی تعداد یہاں اتنی ہے کہ اگر ارادہ کریں اور قربانی کا مادہ پیدا ہو تو ایک ایک کرکے اب مسجدیں بنا سکتے ہیں۔ جب کام شروع کریں گے تو اللہ تعالیٰ مدد بھی فرمائے گا انشاء اللہ۔ خیرِ اُمّت ہونے کی ایک بہت بڑی نشانی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی ہے تو پھر اس پر توکل بھی کریں۔ اور یہ کام شروع کریں تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ مدد بھی فرمائے گا .... اگر یہ ٹارگٹ رکھیں کہ ہر دو سال میں کم از کم ایک شہر میں جہاں جماعت کی تعداد اچھی ہے مسجد بنانی ہے (یہاں دو تین تو شہر ہیں) تو پھر اس کے بعد مزید جماعت پھیلے گی انشاء اللہ۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26 تا 2 فروری 2007ء)

(73) بیرون پاکستان وہندوستان کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھائیں

''تو وقف جدید کو جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پاکستان میں بچوں کے سپرد کیا تھا۔ مَیں بھی شاید پہلے کہہ چکا ہوں نہیں تو اب یہ اعلان کرتا ہوں کہ باہر کی دنیا بھی اپنے بچوں کے سپرد وقف جدید کی تحریک کرے اور اس کی ان کو عادت ڈالے تو بچوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑے خرچ پورے کرلے گی اور یہ کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔ جب آپ چھوٹی چھوٹی چیزوں میں سے بچت کرنے کی ان کو عادت ڈالیں گے اسی طرح بڑے بھی کریں اور اگر یہ ہو جائے تو ہندوستان کے اخراجات اور کچھ حد تک افریقہ کے اخراجات بھی پورے کئے جاسکتے ہیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 فروری 2007ء)

(74) صحابہ کی اولادیں قربانیوں کی مثال قائم کریں

''پس جو صحابہ کی اولادیں ہیں مَیں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے قربانیاں دیں تو انہوں نے مقام پایا۔ اب ہم میں صحابہ میں سے تو کوئی نہیں ہے صرف اتنا کہہ دینا کہ ہم صحابی کی نسل میں سے ہیں، کافی نہیں ہوگا۔ اگر اس زمانے میں بعد میں آنے والے اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے جہاد بھی کریں گے اور ہجرت بھی کریں گے تو وہ آپ لوگوں سے کہیں آگے نہ بڑھ جائیں۔ اس لئے اس طرف توجہ رکھیں اور آپ کے بڑوں نے جو قربانیاں کیں اور جس مقام کو پایا اس کو اگلی نسلوں میں بھی قائم رکھنے کی کوشش کریں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 9 تا 15 مارچ 2007ء)

(75) اہل عرب کو حق کے قبول کرنے کی دعوت

''پس اے سرزمین عرب کے باسیو! آج مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمائندے کی حیثیت سے خدائے ربّ العالمین کے نام پر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس روحانی فرزند کی آواز پر لبیک کہو جس کی تعلیم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی چند باتیں یا مثالیں مَیں نے پیش کی ہیں اگر اس مسیح و مہدی کے کلام میں ڈوب کر دیکھو تو خدائے واحد و یگانہ سے تعلق اور پیار اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق اور آپؐ کیلئے غیرت کے جذبات کے علاوہ اس میں اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ صاف دل ہو کر اگر دیکھو گے تو جماعت احمدیہ کی 100 سال سے زائد کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جماعت کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتا رہا ہے۔ آج اس سیٹلائٹ کے ذریعہ سے آپ تک وسیع پیمانے پر یہ پیغام پہنچنا بھی اس تائید و نصرت کی ایک کڑی ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 13 تا 19۔ اپریل 2007ء)

(76) اہل ربوہ کو نمونہ بننے کی تحریک

''گزشتہ دنوں پاکستان سے آنے والے کسی شخص نے مجھے لکھا کہ میں ربوہ گیا تھا وہاں فجر اور عشاء پر مسجدوں میں حاضری بہت کم لگی۔ یہ وہاں والوں کے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے۔ ربوہ تو ایک نمونہ ہے اور گزشتہ چند سالوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرف بہت توجہ ہوگئی تھی۔ آنے جانے والوں کی بھی بڑی رپورٹس آتی تھیں کہ ربوہ میں مسجدوں کی حاضری بڑھ گئی ہے بلکہ بازاروں میں بھی کاروبار کے اوقات میں دکانیں بند کرکے نمازیں ہوا کرتی تھیں۔ گو کہ مجھے اس شخص کی بات پر اتنا یقین تو نہیں آیا۔ مَیں تو ربوہ کے بارے میں حسن ظن ہی رکھتا ہوں لیکن اگر اس میں سستی پیدا ہو رہی ہے تو وہاں کے رہنے والوں کو اس طرف خود توجہ کرنی چاہئے۔ ایک کوشش جو آپ نے کی تھی، نیکیوں کو اختیار کرنے کا جو ایک قدم بڑھایا تھا وہ قدم اب آگے بڑھتا چلا جانا چاہئے۔ اللہ کرے کہ میرا حسن ظن ہمیشہ قائم رہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 4 تا 10 مئی 2007ء)

(77) اہل عہدے دار منتخب کریں

''پس جماعت کا بھی کام ہے کہ ایسے عہدیداروں کو منتخب کریں جو اس کے اہل ہوں اور ذاتی رشتوں اور تعلقات اور برادریوں کے چکر میں نہ پڑیں۔ اور اسی طرح خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں عہدیداروں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ان افراد جماعت کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے (جیسا کہ میں نے پہلے کہا) جن پر اعتماد کرتے ہوئے بہترین عہدیدار منتخب کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے اور مالک کے مال کی نگرانی یہی ہے جو ہر فرد جماعت نے، جس کو رائے دینے کا حق دیا گیا ہے کرنی ہے۔

یہ سال جماعتی انتخابات کا سال ہے۔ بعض جگہوں سے بعض شکایات آتی ہیں، ہر جگہ سے تو نہیں، اس لئے میں اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ایسی جگہیں جہاں بھی ہیں، جو بھی ہیں اور جہاں یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے ان کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر کام دعا سے کریں اور دعائیں کرتے ہوئے اپنے عہدیدار منتخب کریں اور ہمیشہ دعاؤں سے آئندہ بھی اپنے عہدیداروں کی مدد کریں اور میری بھی مدد کریں۔ اللہ مجھے بھی آپ کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق دیتا رہے اور جو کام میرے سپرد ہے اس کو ادا کرنے کی احسن رنگ میں توفیق دیتا رہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 27 تا 3 مئی 2007ء)

(78) عیسائی پادریوں اور علماءِ سُوء کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی تحریک

''ایک دعا کی طرف بھی اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تعلیم ہمیشہ یہ رہی ہے اور انشاء اللہ رہے گی کہ پیار اور محبت کا پیغام تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔ اگر اسلام اور جماعت کے خلاف غلط پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے تو بغیر کسی گالی گلوچ کے ہم دلائل سے اس کا جواب دیتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ دیتے رہیں گے۔ یہ ہمارا فرض ہے اور اسلام کی سربلندی ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پیغام جس سے پیار، محبت اور سلامتی کے چشمے پھوٹتے ہیں دنیا میں پھیلانا ہمارا مقصد ہے......

گزشتہ چند سالوں سے عرب ممالک میں اسلام پر عیسائیت کی طرف سے ایسے حملے کئے جا رہے تھے جن کا جواب عام مسلمانوں کو تو کیا بلکہ علماء کے پاس بھی نہیں تھا اور نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے فیض نہ پائیں۔ تو اس کے جواب کے لئے ہمارے عرب بھائیوں نے ایم ٹی اے کے دونوں ون (One) اور ٹو (Two) چینلز پر پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شکریہ کے بے شمار خطوط اور فیکس عامۃ المسلمین کی طرف سے بھی اور بڑے بڑے سکالرز کی طرف سے بھی آئے کہ ہم تو بڑے بے چین تھے کہ کوئی ان کا جواب دے......

اس پر وہاں کے جو عیسائی پادری اور علماء ہیں، وہ گھبرا گئے اور ان میں سے ایک نے وہاں مصر میں جو

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ڈینش کارٹونوں کی دوبارہ اشاعت پرڈنمارک کے شرفاء کا اظہار افسوس۔ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ کی اسلام دشمن فلم کی تیاری پر احتجاج۔

ایک کینیڈین عیسائی کی اسلام اور قرآن مجید کے خلاف کینہ اور بغض سے بھری ہوئی کتاب کی مذمت۔

ہم ان لوگوں سے ہمدردی کے جذبات کے تحت کہتے ہیں کہ خدا کا خوف کریں۔قرآن کی تعلیم تو تمام قسم کی تعلیموں اور ضابطہٴ حیات کا مجموعہ ہے۔اس کا فہم وادراک جماعت احمدیہ سے حاصل کرو۔

آجکل بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔اُمّت مُسلمہ کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اگر یہ اپنی رنجشیں چھوڑ کر ایک بڑے مقصد کے حصول کے لئے ایک ہوجائیں، اللہ تعالیٰ کے اشارے کو سمجھیں تو بہت سارے شر سے محفوظ رہیں گے۔

کراچی کے ایک احمدی مکرم بشارت احمد مغل صاحب کو فجر کی نماز پر جاتے ہوئے گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 29 فروری 2008ء بمطابق 29 تبلیغ 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ -

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے دوبارہ کھل کر اسلام پر حملے کئے جارہے ہیں، آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک پر حملے کئے جارہے ہیں۔قرآن کریم پر، اس کی تعلیم پر حملے کئے جارہے ہیں۔کوشش یہ ہے کہ اسلام کو بدنام کیا جائے۔وجہ کیا ہے؟ کیوں بدنام کیا جائے؟ اس لئے کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو زمانے کی ضروریات پوری کرنے والا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کو دیکھ کر لوگوں کا رخ اسلام کی طرف ہورہا ہے۔یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض جگہ بعض مسلمانوں کے عمل دیکھ کر لوگوں میں نفرت کے جذبات بھی ابھرتے ہیں لیکن یہ جو اسلام مخالف مہم شروع ہوئی ہے یا کوششیں ہورہی ہیں، یہ کوششیں مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں کو اسلام کی تعلیم دیکھنے اور سمجھنے کی طرف بھی مائل کررہی ہیں، اس تعلیم کو جو قرآن کریم میں خداتعالیٰ نے اتاری ہے۔یہ تعلیم حقیقت پسندانہ اور فطرت کے مطابق ہے۔ایسے لوگوں نے جو مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں جو خالی الذہن ہوتے ہیں، انہوں نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر غور بھی کیا ہے۔گو کہ صرف ترجمہ سے اس کی گہرائی کا علم نہیں ہوتا۔ان پیغاموں کا پتہ نہیں چلتا جو قرآن کریم میں ہیں لیکن پھر بھی یہ ان کی کوشش ہوتی ہے۔بعض جو سعید فطرت ہیں ان کو سمجھ بھی آجاتی ہے۔

گزشتہ دنوں اخبار میں ایک کالم تھا یہاں کی ایک خاتون ہیں رڈلی۔اگر کوئی نام میں غلطی ہو تو کیونکہ یہ اردو میں چھپا ہوا تھا اس لئے غلطی کا امکان ہے۔بہرحال وہ خاتون پیشے کے لحاظ سے صحافی ہیں اور اسی پیشے کی وجہ سے وہ افغانستان گئیں۔وہاں عورتوں کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔بہرحال برقعہ پہن کر بھیس بدل کر وہاں گئیں۔کچھ عرصہ کام کیا، پکڑی گئیں، آخر اس وعدے پر رہا ہوئیں کہ قرآن کریم پڑھیں گی۔یہاں واپس آگئیں، بھول گئیں لیکن پھر جو اسلام کے خلاف یہاں مہم شروع ہوئی، اس نے ان کو یاد کرایا کہ میں نے طالبان سے وعدہ کیا تھا کہ قرآن کریم پڑھوں گی۔خیر اس خاتون نے قرآن کریم خریدا اور اس کو پڑھا اور اسے اس بات سے سخت دھچکا لگا کہ عورتوں سے سلوک کے بارے میں قرآن کریم کی جو تعلیم ہے اس میں، اور جو طالبان یا وہ لوگ جو اپنے آپ کو بہت اسلام پسند ظاہر کرتے ہیں ان کا عورتوں کے بارے میں جو سلوک ہے، اس میں بڑا فرق ہے۔بہرحال قرآن کریم کو پڑھ کر، اس تعلیم کو پڑھ کر یہ مسلمان ہوگئیں اور مسلمان ہونے کی وجہ سے جب ان کو بڑا اچھالا گیا تو ایک مسلمان ملک شاید قطر کے ایک میڈیا کے مالک نے ان کو اپنے پاس ملازم رکھ لیا۔یہ یورپ کی پلی بڑھی تھیں، دنیاوی تعلیم بھی تھی تو انہوں نے جرنلزم میں، اپنی صحافت کے پیشے میں وہاں یہ پالیسی رکھی کہ حق کو حق کہنا ہے اور سچائی کو ظاہر کرنا ہے۔کوئی بڑے سے بڑا بھی ہو تو اس کے خلاف حق بولنے سے نہیں رکنا۔اس بات سے مالکان اور ان کے درمیان اختلاف ہوگیا اور ان کو فارغ کیا گیا۔لیکن انہوں نے وہیں ان کے خلاف عدالت میں مقدمہ کیا اور اپنے حق کے لئے لڑیں کہ عورت کے یہ یہ حقوق ہیں اور انصاف کا یہ یہ تقاضا ہے۔آخر وہ مقدمہ جیت گئیں۔پھر ایک اور جگہ ملازم ہوئیں۔وہاں سے بھی اسی بات پر نکالا گیا۔وہاں بھی کیس لڑا۔مقدمہ جیت گئیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مسلمان عورت کے جو حقوق ہیں اور ایک مسلمان کے جو حقوق ہیں، مسلمان حکومت کو اس کو ادا کرنا چاہئے۔بہرحال یہ کیس وہ جیتتی رہیں اور اس بات پر ان کا ایمان جو بھی تھا، مزید مضبوط ہوتا رہا۔کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو پڑھ کر اس خاتون کا قرآن کریم پر ایمان بڑھا، باوجود اس کے کہ جو بہت سارے تجربات ان کے سامنے آئے وہ اس کے بالکل خلاف تھے۔لیکن انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کو برا نہیں کہا۔ان لوگوں کے خلاف جہاد کیا جو اس تعلیم کے خلاف جارہے تھے۔اس طرح کی مثالیں جب اسلام مخالف طبقے کے سامنے آتی ہیں تو ان کو فکر ہوتی ہے۔اپنے مذہب سے انہیں لگاؤ ہو یا نہ ہو لیکن اسلام سے دشمنی انہیں ہر گھٹیا سے گھٹیا حرکت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔انبیاء کی جماعتوں سے اسی طرح ہوتا ہے اور اسلام کیونکہ عالمی مذہب ہے اس لئے سب سے بڑھ کر اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

مکہ میں جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ چند لوگ تھے تو کفار مذاق اڑایا کرتے تھے۔پھر جب قرآن کریم کی تعلیم نے ان میں سے سعید روحوں کے دلوں پر قبضہ کرنا شروع کیا تو پھر انہیں فکر پڑنی شروع ہوئی، پھر مخالفت شروع ہوئی۔وہی عمرؓ جو آنحضرت ﷺ کے قتل کے درپہ تھے وہی عمرؓ قرآن کریم کی ایک آیت سن کر ہی اس قدر گھائل ہوئے کہ اپنا سر آنحضرت ﷺ کے پاؤں میں رکھ دیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ مقام عطا فرمایا کہ خلفاء راشدین میں سے دوسرے خلیفہ ہوئے۔پس یہ چیزیں دیکھ کر کفار کی مخالفت بجا تھی۔ان کو بھی نظر آرہا تھا کہ یہ تھوڑے عرصہ میں ہمارے شہر پر قابض ہوجائیں گے۔مکہ کی وجہ سے ان کی جو انفرادیت تھی وہ ختم ہوجائے گی۔یہ تو ہماری نسلوں کو بھی اپنے اندر جذب کرلیں گے۔پھر اسلام کا پیغام مزید پھیلا۔اس خوف کی وجہ سے مخالفت بھی شروع ہوئی۔ہجرت کرنی پڑی۔اسلام کا پیغام مزید دنیا میں پھیلتا چلا گیا۔آنحضرت ﷺ مدینہ گئے وہاں پیغام پھیلا تو یہودیوں نے اس بات کو محسوس کیا اور سمجھا کہ ہماری تو نسلیں بھی اب ان کی لپیٹ میں آتی چلی جائیں گی۔پھر مزید وسعت ہوئی تو قیصر و کسریٰ کی حکومتیں بھی پریشان ہونے لگیں۔وہ بھی سب اسلام کے خلاف صف آراء ہوگئیں۔اور آج تمام دنیا کے مذاہب کے سرکردہ اس خوف سے کہ کہیں اسلام غلبہ حاصل نہ کرلے اسلام کے خلاف ایسے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کررہے ہیں کہ خود ان کے اندر رہنے والے اپنے شریف الطبع لوگوں نے ایسے ہتھکنڈوں کے خلاف آوازیں اٹھانی شروع کردی ہیں۔

ہم یورپ میں اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو یورپ میں بسنے والے ہر شخص کی آواز سمجھ لیتے

ہیں جبکہ یہ صورتحال نہیں ہے۔ ہر یورپین اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن ہمارا ردعمل بہت سخت ہوتا ہے۔ ان میں بھی ایسی تعداد ہے اور خاصی تعداد ہے جو ایسی حرکتوں کو پسند نہیں کرتی۔ مثلاً گزشتہ دنوں جو آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک پر حملے کئے گئے تھے اس کے خلاف ڈنمارک میں ہی وہاں کے مقامی غیر مسلموں نے آواز اٹھائی کہ یہ سب غیر اخلاقی اور انتہائی گری ہوئی حرکتیں ہیں جو کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے اسی سوال کو اٹھایا جو میں گزشتہ خطبہ میں بیان کر چکا ہوں کہ جب قاتل پکڑے گئے تو پھر کارٹونوں کی اشاعت کا کیا مطلب تھا؟ اور پھر یہ کہ بغیر مقدمہ چلائے دو کو ملک بدر کرنے، ملک سے نکالنے کا حکم دے دیا اور ایک کو بری کر دیا۔ یہ کون سا انصاف ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ اندر کوئی بات تھی ہی نہیں۔

بہر حال ان میں سے آوازیں اٹھ رہی ہیں مثلاً ٹی وی چینلز نے ہمارے مشنریز کے انٹرویوز لئے اور اس پہ اپنا اظہار بھی کیا۔ مثلاً ایک ڈینش خاتون جو ٹی وی کے انٹرویو کے وقت مشن ہاؤس میں موجود تھیں، انہوں نے ٹی وی جرنلسٹ کے سامنے کھل کر کارٹونوں کی اشاعت پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ کارٹونوں کی اشاعت سے پہلے وہ بیرون ملک وزٹ کے دوران بڑے فخر اور خوشی سے بتایا کرتی تھیں کہ وہ ڈینش ہیں مگر اب وہ اپنے آپ کو ڈینش بتاتے ہوئے شرمندگی محسوس کریں گی۔ میں نے یہ رپورٹ وہاں سے منگوائی تھی۔ انہوں نے لکھا ہے کہ کارٹونوں کی دوبارہ اشاعت کے نتیجے میں بالعموم ڈینش عوام میں ایک مثبت سوچ بیدار ہو رہی ہے اور اس بات کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ کارٹونوں کی اشاعت محض پر وووکیشن (Provocation) ہے۔

اخبارات اور انٹرنیٹ میں اگرچہ مثبت اور منفی ملے جلے جذبات کا اظہار ہے تاہم انٹرنیٹ پر ایک مشہور گروپ ہے جس کا نام فیس بک (Face Book) ہے۔ انہوں نے Sorry Muhammad کے نام سے آنحضرت ﷺ سے معذرت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس میں اب تک چھ ہزار سے زائد افراد شامل ہو چکے ہیں اور بڑی تعداد ہے جنہوں نے اپنی معذرت کا اظہار کیا ہے۔ گو اس کے مقابلے پہ دوسرے گروپ بھی ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ ایک صاحب نے ایک تبصرے میں لکھا ہے کہ ڈنمارک کہاں ہے؟ ایک طرف تو ہم عراق اور افغانستان میں مسلمانوں کی مدد کے نام پر فوج بھیج رہے ہیں اور دوسری طرف یہاں کارٹون شائع کر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہے ہیں۔

پھر ایک نے طنزیہ انداز میں لکھا ہے کہ Moral اچھی بات ہے لیکن ڈبل Moral یقیناً اور بھی اچھا ہونا چاہئے۔ پھر لکھتے ہیں کہ: میں ان دنوں اپنے ڈینش ہونے پر شرمندہ ہوں اور میں محسوس کرتا ہوں کہ اکثریت جو اس گروپ میں ہے وہ میری طرح جذبات رکھتے ہیں۔

پھر ایک نے لکھا ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ ڈینش جرنلسٹ آزادی رائے کے صحیح مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ سے کاغذ، قلم اور دوات کو سوچ سمجھ کر استعمال کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایک نے لکھا کہ یہ جو کچھ بھی ہے یہ آزادی اظہار کا غلط استعمال ہے۔

سب سے زیادہ شائع ہونے والے ایک اخبار ایویسن ڈی کے (Avisen D K) نے اپنی اشاعت 25 فروری میں ایک صاحب کا یہ تبصرہ لکھا ہے کہ مجھے محمدؐ کے کارٹون کے مسئلہ پر اظہار کی اجازت دیجئے۔ میرے خیال میں یہ ایک وحشیانہ اور خبیثانہ حرکت ہے کہ اپنے کسی ہمسائے کے کارٹون بنا کر اپنے گھر کے سامنے لٹکائے جائیں جہاں وہ اسے دیکھ بھی سکتا ہو اور پھر منافقانہ طور پر یہ دعویٰ بھی کیا جائے کہ میں اپنے ہمسائے سے اچھا ہوں کیونکہ میں اس سے اپنے ہمسایہ کے طور پر محبت کرتا ہوں۔

پھر ایک تبصرہ ہے کہ اپنے ہمسائے کو دکھ دینے کی بات ہمیشہ بری ہے۔ اگر اسلام کے بارے میں کوئی تنقیدی بات کی جائے تو یہ تو بجا ہے مگر اس طرح خاکوں کی اشاعت تو محض کسی کو دکھ دینا ہے۔

پھر Kristelig Dagblad ایک مذہبی اخبار میں ایک ڈینش کا تبصرہ شائع ہوا ہے کہ آزادی ضمیر کو خطرہ مسلمانوں کی طرف سے نہیں بلکہ پریس، منسٹرز اور سیاستدانوں کی طرف سے ہے کیونکہ وہ اس کے ردعمل کے طور پر مسلمانوں کو آزادی رائے کا حق دینے کو تیار نہیں۔

پھر ایک صاحب جو عیسائی کمیونٹی کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں، انہوں نے بائبل کے حوالے سے بات کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کارٹون کی اشاعت عیسائیت کی تعلیم کے بھی سراسر منافی ہے۔ نیز لکھا کہ: ایسی حرکات کو محض حماقت کے نام سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ڈینش محاورہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کوئی عہدہ دیتا ہے تو اس کو عقل بھی دیتا ہے۔ یہ لکھنے کے بعد کہتے ہیں: اس قسم کی حرکات کو دیکھ کر اہل حل وعقد میں عقل کی کمی نظر آتی ہے۔

اس طرح کے بے شمار تبصرے ہیں جو انہوں نے کئے۔ یہ جو اسلام کے خلاف مہم ہے اس میں جیسا کہ ان تراشوں سے پتہ چلتا ہے بہت سے شرفاء شامل نہیں۔ یہ ایک بہت بڑی مہم ہے اس میں صرف ایک آدھ کارٹونسٹ یا چند ممبر پارلیمنٹ یا سیاسی لیڈر بننے کا شوق رکھنے والوں کا ہاتھ نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک گہری سازش ہے اور اس کے پیچھے بڑی طاقتیں ہیں جو اسلام کی تعلیم سے خوفزدہ ہیں۔ جو اپنے عوام کو یہ سمجھنے ہی نہیں دینا چاہتیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ جو مذہب کے نام پر اصل میں اپنی برتری قائم کرنا چاہتی ہیں۔ جو اسلام سے پندرہ سو سال پرانی دشمنی کا اظہار بڑے منصوبے سے کر رہی ہیں۔ جو عاجز بندے کو خدا کے مقابلے پر کھڑا کر کے شرک کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس میں ہر طرح کے لوگ شامل ہیں۔ اور اسی وجہ سے پھر دباؤ ڈالا گیا۔ ہمارا جو عربی چینل بند کیا گیا تھا، اس کے پیچھے عیسائیوں کا بہت بڑا ہاتھ تھا جنہوں نے بڑی حکومتوں کے ذریعہ سے دباؤ ڈلوایا تھا۔ تو ایسے جو لوگ ہیں وہ بھلا اسلام کی شرک سے پاک تعلیم اور عین فطرت انسانی کے مطابق تعلیم کو کس طرح پنپنے دے سکتے ہیں۔ جبکہ یہ لوگ چاہے وہ مذہب کی آڑ میں کریں یا سیاست کی آڑ میں کریں، آجکل دنیا کا اِلٰہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دنیا کا معبود بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دنیا کا مالک بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دنیا کا رب بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس یہ بڑے دماغ اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ جنہیں خطرہ ہے کہ اسلام اگر پھیل گیا تو دوسرے مذاہب کی حیثیت معمولی رہ جائے گی۔ لیکن یہ ان کی سوچیں ہیں، جو چاہیں کر لیں۔ اسلام کا مقدر تو اب پھیلنا ہے اور انشاءاللہ اس نے پھیلنا ہے لیکن نہ کسی قسم کی دہشت گردی سے، نہ کسی قسم کی عسکریت سے بلکہ مسیح ومہدی کے ذریعہ سے، اس پیغام کے ذریعہ سے جو قرآن کریم میں پیار ومحبت پھیلانے کیلئے دیا گیا ہے اور دین فطرت کے اظہار کے ذریعہ سے۔ پس چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کوشش کرے کہ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔ یہ اخبار جتنی چاہے کوششیں کر لیں یا ان کے ممبر پارلیمنٹ جتنی چاہے کوششیں کر لیں یا حکومتیں جتنی چاہے کوششیں کر لیں یا دوسرے مذاہب کے جو رہنما ہیں وہ بھی جتنی چاہے کوششیں کر لیں، اللہ تعالیٰ نے جو مقدر کر دیا ہے وہ اب رک نہیں سکتا۔

گزشتہ دنوں ہالینڈ کے ممبر پارلیمنٹ جو اپنی پارٹی بنا رہے ہیں، ان کو ان کی پارٹی سے صرف اس وجہ سے نکال دیا گیا کہ ان میں مسلمانوں کے خلاف بڑی شدت پسندی تھی۔ اور اسلام کے خلاف یہ بڑے گرمجوش ہیں۔ انہوں نے پھر ایک بیان دیا جو آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک کے بارے میں تھا۔ بڑا توہین آمیز بیان تھا۔ دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم کے بارے میں نہایت نامناسب اور توہین آمیز بیان دیا۔ اور یہ اسلام دشمنی میں اس حد تک بڑھے ہوئے ہیں کہ جو ڈنمارک کے کارٹون چھپے ان کو اپنی ویب سائٹ پر لگایا اور پھر اس کی بڑی تعریف کی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ خود ان سے نپٹے گا۔ قرآن کریم کے بارے میں جو بیان ہے اس میں لکھتے ہیں کہ (رپورٹ جو منگوائی تھی یہ اس کا ترجمہ ہے) قرآن مجید دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اس پر پابندی لگانی چاہئے اور نعوذ باللہ آدھا قرآن پھاڑ کر پھینک دینا چاہئے۔ اس وقت یہ شخص قرآن کے خلاف فلم بھی بنا رہا ہے۔ پہلے ان کا ریلیز کرنے کا ارادہ تھا فی الحال نہیں کر سکے۔ بہت ساری مسلمان تنظیمیں حکومت کو لکھ بھی رہی ہیں اور جماعت بھی لکھ رہی ہے۔ فلم کا نام انہوں نے ’’فتنہ‘‘ رکھا ہے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ تم اس میں دکھاؤ گے کیا؟ تو کہتے ہیں کہ قرآن کا یہ حکم دکھاؤں گا کہ جب کافروں سے میدان جنگ میں ملو تو گردنیں کاٹو۔ اب جو حملہ آور ہو گا تو بہر حال دفاع کے لئے جنگ تو ہو گی۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ دکھاؤں گا کہ عراق اور افغانستان میں اغوا کے بعد سر قلم کئے جاتے ہیں۔ بہر حال اس کے پیچھے بھی ایک بہت بڑا ہاتھ لگتا ہے۔ یہ ایک بڑی تنظیم کی سازش ہے لیکن وہاں بھی ردعمل ہو رہا ہے اور حکومت نے تمام مسلمانوں کے اماموں کے ساتھ، میئرز کے ذریعہ سے میٹنگیں بھی کی ہیں۔ جماعت نے بھی خط لکھے تھے اور ملکہ کو یہاں سے خط لکھا تھا، کابینہ کے ممبران کو بھی خط لکھے تھے اور بڑا واضح طور پر لکھا تھا کہ جو ایسی منفی اور بے بنیاد حرکتیں ہیں اس سے ہمارا پرامن معاشرہ متاثر ہو گا۔ نیز خطوں کے ساتھ میرا پیس کانفرنس (Peace Conference) کا ایک ایڈریس بھی دیا ہے۔ بہر حال ممبر پارلیمنٹ اور کافی لوگوں نے اس پہ مثبت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سپیکر نے لکھا ہے کہ میں نے آپ کا خط تمام ممبران پارلیمنٹ کو تقسیم کروا دیا ہے اور ملکہ نے بھی اپنے کرسمس کے پیغام میں اس بات کا اظہار کیا کہ معاشرے میں بدامنی پھیلانے والے منفی بیانات سے جن سے کسی کی دلآزاری ہو، پرہیز کرنا چاہئے۔ اور اس نے یہ وزیر اعظم کو بھی پیغام بھجوایا۔ ولڈرز (Wilders) جس نے یہ مہم شروع کی تھی، اس نے یہ ملکہ کے خلاف بھی اب پارلیمنٹ میں بھیجا ہے کہ ملکہ نے میری طرف اشارہ کیا ہے اور ملکہ کا حکومت میں دخل بند ہونا چاہئے۔

بہر حال یہ ان کی کوششیں ہیں اللہ تعالیٰ انہی میں سے لوگ بھی پیدا کر رہا ہے جو رد بھی کرتے ہیں۔ بعض نیک فطرت ہیں بلکہ بہت ساری تعداد ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ نیک فطرتوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے اور یہ باز آ جائیں ورنہ خدا کی تقدیر جب چاہتی ہے تو پھر اپنا کام کرتی ہے اور پھر کسی کو چھوڑتی نہیں۔

قرآن کریم پر حملہ کرتے ہوئے ایک کینیڈین عیسائی مشنری ڈان رچرڈسن (Don Richardson) نے ایک کتاب تین چار سال پہلے لکھی ہے جس کا نام ہے دی سیکرٹس آف قرآن (The Secrets of the Quran)۔ یہ بھی دل کے کینوں اور بغضوں سے بھری ہوئی کتاب ہے۔ قرآن کریم کی مختلف آیات کا ترجمہ لکھ کر پھر تبصرہ کیا ہے اور ہوشیاری یہ کی ہے کہ چند ایک آیات لے کر ہر جگہ مختلف جو سات آٹھ ترجمے اس کو انگلش میں ملے وہ بیان کئے ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا جو ترجمہ قرآن ہے اس کا بھی کچھ حصہ لیا گیا ہے اور چوہدری صاحب کے ترجمہ پر اعتراض کرتے

ہوئے لکھتا ہے کہ بائبل کے کرداروں کو عربی کی بجائے انگلش طرز پر بیان کیا گیا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ طالوت کو بائبل کے لفظ کی بجائے عربی طرز پر لکھا ہے۔ یعنی طالوت کو طالوت ہی لکھا ہے اور نتیجہ اس کے بعد یہ نکالتا ہے کہ یہ اس لئے کیا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی غلطیوں کو غیر عرب لوگوں سے چھپایا جائے۔ یہ تو ہمارے ترجمے کا طریق ہے۔ اگر یہ اتنا ہی ایماندار ہے تو جو Five Volume Commentary ہے اس میں Foot Notes دیئے گئے ہیں اس کو بھی دیکھتا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ترجمہ تو میں نہیں دیکھ سکا لیکن جو کمنٹری ہے اس میں سورۃ البقرہ میں جہاں یہ آیت، حضرت داؤدؑ کے ضمن میں آتی ہے، وہاں نیچے Foot Notes میں بائبل کے جو الفاظ ہیں وہ بھی استعمال کئے گئے ہیں۔ کتاب پوری نہیں تھی کسی نے نوٹس بھیجے تھے اس لئے پورا تبصرہ تو نہیں ہوسکتا۔ بہرحال وہ کتاب میں نے منگوائی ہے۔ لیکن بظاہر اس سے جو بھی میں نے چند ایک صفحے دیکھے ہیں یا کچھ کچھ اس میں پیرے دیکھے ہیں، اسلام کے خلاف کینہ اور بغض صاف جھلکتا ہے۔ پھر ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ بہت سے آزاد خیال امریکن سمجھتے ہیں کہ 1.3 بلین (Billion) مسلمان جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں تو یقیناً اس میں پیغام صحیح اور سچا ہوگا۔ تبھی تو ایمان رکھتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ یہ ان امریکنوں کی بھول ہے اسلام میں کوئی سچائی نہیں، قرآن میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ پھر صدر بش کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے آگے لکھتا ہے کہ صدر بش اچھے آدمی ہیں لیکن بہت سے مغربی لوگوں کی طرح اسلام کے بارے میں بالکل لاعلم ہیں کیونکہ 9/11 کے بعد انہوں نے کھلے عام دہشت گردوں کے خلاف جنگ کو کروسیڈ (Crusade) کا نام دے دیا تھا۔ مذہبی جنگ کا نام دے دیا تھا۔ یہ ان کی سادگی ہے اور ان کے کسی مشیر نے ان کو مشورہ بھی نہیں دیا۔ خلاصہ آگے اس کا یہ بنتا ہے کہ بے شک یہ Crusade ہی سمجھتے لیکن کھلے عام نہ کہتے۔ کیونکہ اس سے پھر عیسائیت کا اس سے برا اثر پڑتا ہے۔

تو یہاں تک ان لوگوں کا اسلام کے خلاف اور قرآن کے خلاف بغض اور کینہ بھرا ہوا ہے لیکن ان سب اسلام دشمنوں اور قرآن کے مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہی وہ تعلیم ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے غالب آنا ہے انشاء اللہ۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اور اس کو ان کے دجل یا طاقت یا روپیہ یا پیسہ روک نہیں سکتے۔

لیکن افسوس ہوتا ہے بعض مسلمان حکومتوں پر بھی جو بظاہر مسلمان ہیں لیکن اپنے مقصد کو بھولی ہوئی ہیں، اپنی ظاہری شان وشوکت کی وجہ سے انجانے میں یا جان بوجھ کر اسلام کو کمزور کر رہی ہیں۔ صرف اس لئے کہ اپنی ظاہری شان وشوکت قائم رہے۔

ایک امریکن نے ایک کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس میں اسلامی ملکوں کے جو بعض سربراہ ہیں ان کا بھی ہاتھ ہے تا کہ جو دولت ہے وہ مغرب کے ہاتھ میں آ جائے اور اس میں سے اسلامی حکومتیں اپنا حصہ لیتی رہیں۔ یعنی وہ افراد حصہ لیتے رہیں۔ عوام کو تو پتہ ہی نہیں۔ ایسے لوگ جن کے دل کینوں سے پُر ہیں جو قرآن اس لئے کھولتے اور دیکھتے ہیں کہ اس میں اعتراض تلاش کئے جائیں۔ جن کے دل پتھروں کی طرح سخت ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ان کو یہ تعلیم جو قرآن کی تعلیم ہے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جن کے دل خود کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوں، گند میں رہنے کے عادی ہوں اور اس گند میں رہنے پر پھر اصرار بھی ہو، وہ بھلا اس پاک چشمے سے کس طرح فیض پا سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ۔ فِیْ کِتَابٍ مَّکْنُوْنٍ۔ لَایَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (سورۃ الواقعہ: 80-78) کہ یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے۔ ایک چھپی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ کوئی اسے چھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔ ان آیات سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ۔ (سورۃ الواقعہ:76) پس میں ستاروں کے جھرمٹ کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اس آیت کو بھی شامل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کی وضاحت فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’میں مَوَاقِعِ النُّجُوْمِ کی قسم کھاتا ہوں‘‘ یعنی ستاروں کے جھرمٹ کی قسم کھاتا ہوں’’ اور یہ بڑی قسم ہے اگر تمہیں علم ہو۔ اور قسم اس بات پر ہے کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے اور اس کی تعلیمات سنت اللہ کے مخالف نہیں۔ بلکہ اس کی تمام تعلیمات کتاب مکنون یعنی صحیفہ فطرت میں لکھی ہوئی ہیں‘‘۔ ہر ایک انسان کی فطرت میں چھپی ہوئی ہیں۔ ’’اور اس کے دقائق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں‘‘۔ اگر اس کا علم ہے، اس کی گہرائی ہے تو اس کو وہی لوگ معلوم کر سکتے ہیں جن کے دل پاک ہیں۔ ’’(اس جگہ اللہ جلشانہ نے مَوَاقِعِ النُّجُوْم کی قسم کھا کر اس طرف اشارہ کیا کہ جیسے ستارے نہایت بلندی کی وجہ سے نقطوں کی طرح نظر آتے ہیں مگر وہ اصل میں نقطوں کی طرح نہیں بلکہ بہت بڑے ہیں ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علوشان کی وجہ سے کم نظروں کے آنکھوں سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ ان کو دیکھتے ہیں اور اس آیت میں اللہ جلشانہ نے قرآن کریم کے دقائق عالیہ‘‘ یعنی بہت اعلیٰ قسم کے جو گہرے نکات ہیں ان’’ کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندوں سے خاص کیا گیا ہے تو دوسروں سے نافرمانی کی حالت میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے‘‘۔ گہرائی بھی ہے اور عام فہم بھی ہے جس کو اگر سمجھنا چاہے تو سمجھ سکتا ہے۔ ’’اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا‘‘۔ اگر یہ ہوتا کہ قرآن کریم کی تعلیم عام فہم نہیں ہے، ہر ایک کو سمجھ نہیں آ سکتی گو اس کے بہت گہرے مطالب بھی ہیں لیکن اس کے ظاہری مطلب اس کی تعلیم میں ایسی چیزیں ہیں جو عام فہم ہیں، سمجھ آ جاتی ہے۔ اگر اس میں یہ نہ ہوتا تو فرمایا کہ ’’ کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا‘‘۔ پھر تبلیغ کس طرح ہوتی؟ لوگوں کو سمجھاتے کس طرح؟ ہر ایک تو قرآن کریم کے علم کے اتنے گہرے معارف نہیں رکھتا۔ تو یہ ہر آدمی کو سمجھ بھی آتی ہے ’’مگر حقائقِ معارف چونکہ مدارِ ایمان نہیں صرف زیادتِ عرفان کے موجب ہیں اس لئے صرف خواص کو اس کوچہ میں راہ دیا‘‘۔ جو خاص خاص باتیں ہیں، جو معرفت کی بہت گہری باتیں ہیں ان پر صرف مدار ایمان نہیں ہے۔ یا یہ کہ صرف ان کی وجہ سے ایمان مضبوط نہیں ہوتا۔ یہ تو صرف قرآن کریم کی تعلیم کا جو عرفان ہے اس میں زیادت کا موجب ہے۔ اس لئے صرف خواص کو اس کوچہ میں راہ دیا۔ صرف خاص خاص لوگوں کو اس کی باتیں سمجھائی گئی ہیں ’’ کیونکہ وہ دراصل مواہب اور روحانی نعمتیں ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہیں۔‘‘

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 53-52)

فرماتے ہیں:

’’دنیاوی علوم کی تحصیل اور ان کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ وطہارت کی ضرورت نہیں ہے ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق وفاجر ہو، ظالم ہو، وہ ان کو حاصل کرسکتا ہے۔ چوڑھے چمار بھی ڈگریاں پا لیتے ہیں لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک ان کو حاصل کر سکے۔ ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ وطہارت کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَایَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (سورۃ الواقعہ: 80)۔ پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔‘‘

(البدر جلد 3 نمبر 2 مورخہ 8 جنوری 1904ء صفحہ 3)

پہلی بات تو ایمان کی ہے۔ ایمان کی باتیں تو ثابت ہو جاتی ہیں۔ پھر اگر مزید معرفت حاصل کرنی ہے تو تقویٰ میں ترقی کرنی ہوگی۔ جوں جوں تقویٰ میں ترقی کرتا جائے گا مزید پاک ہوتا چلا جائے گا۔ قرآن کریم کا عرفان حاصل ہوتا چلا جائے گا۔ پس قرآن کریم ان لوگوں کو جو دور کھڑے اس تعلیم کو دیکھ رہے ہیں اور اپنے بغضوں اور کینوں کی وجہ سے قریب آنا بھی نہیں چاہتے۔ بلکہ دوسروں کو ورغلانے پر بھی تلے ہوئے ہیں۔ شیطان کا کردار جو اس نے کہا تھا کہ میں ہر راہ سے آؤں گا، ان لوگوں نے تو وہ اختیار کیا ہوا ہے۔

پس قرآن کو سمجھنے کے لئے پہلے پاک دل ہونے کی بھی ضرورت ہے اور اس پاکی میں پھر انسان آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اگر پاک دل ہوں گے تو پھر کچھ سمجھ آئے گی۔ پھر مزید عرفان حاصل کرنے کے لئے مزید تقویٰ میں ترقی کرنے کی ضرورت ہے۔ تو ایک انسان کا قرآن کریم سمجھنے کے لئے یہ معیار ہے۔ اب دیکھیں وہ خاتون بھی تھیں جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ قرآن کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئیں۔ پتہ نہیں اس نے ترجمہ کس کا پڑھا تھا۔ کس حد تک وہ صحیح تھا لیکن بہرحال اس کے دل پر اثر ہوا۔ پس قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے پاک دل ہونا اور اس میں چھپے ہوئے موتیوں کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ قریب آکر دیکھنا بھی ضروری ہے لیکن اگر ان پادری صاحب کی طرح صرف اعتراض کے رنگ میں دیکھے گا تو پھر اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ وہ اس جاہل کی طرح ہے جو ستاروں کو دور سے دیکھ کر انہیں چھوٹا سا چمکتا ہوا نقطہ سمجھتا ہے۔ ایسے بے عقل لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم ایسے حاسدوں، بغضوں اور کینوں سے بھرے ہوؤں اور ظالموں کو سوائے گھاٹے کے کسی چیز میں نہیں بڑھاتی۔ اس میں اگر شفا ہے تو مومنین کے لئے ہے۔ اگر اس میں کوئی تعلیم ہے اور سبق ہے تو مومنین کے لئے ہے۔ اگر ان سے کوئی فیض پاتا ہے تو پاک دل مومن فیض پاتا ہے یا وہ فیض پانے کی کوشش کرتا ہے جو خالی الذہن ہو کر پھر اس کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اگر اس سے کوئی اپنی روحانی میل دور کرتا ہے تو پاک دل مومن کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا (بنی اسرائیل:83) اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفا ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔ پس یہ باتیں یعنی اسلام کی مخالف باتیں، جب ہم مخالفین اسلام اور مخالفین قرآن کے منہ سے سنتے ہیں تو یہ ہمارے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں پہلے ہی درج فرما دیا ہے۔ اگر پہلے انبیاء کے ذکر میں بعض باتیں بیان کی ہیں تو اس لئے کہ یہ ان انسانوں کی فطرت ہے جو شیطانوں کے چیلے ہیں وہی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی فطرت ہے جو شیطان کے چیلے بنتے ہوئے قرآن میں نقص نکالتے ہیں۔ اگر کفار کے ذکر میں بیان ہے تو یہ پیشگوئی ہے کہ آئندہ بھی اس قسم

کے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو اپنی مخالفت میں اتنے اندھے ہو جائیں گے کہ بظاہر پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے اور ترقی یافتہ ملکوں کا شہری کہلانے کے اور مذہبی راہنما کہلانے کے باوجود، امن کے علمبردار کہلانے کے باوجود ایسی حرکتیں ضرور کریں گے جن سے یہ ظاہر ہو جائے کہ ان کی ظاہری حالتیں محض دھوکہ ہیں۔ یہ لوگ تو خود ایسے بیمار ہیں جن کی بیماریاں بڑھتی ہیں۔ یہ لوگ تو ایسے ہیں جو کبھی محسن انسانیتؐ کی لائی ہوئی تعلیم سے فیضیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کَمَا اَنْزَلْنَا عَلَی الْمُقْتَسِمِیْنَ۔ الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ۔ فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ (الحجر: 94-91) کہ اس عذاب سے جیسا ہم نے باہم بٹ جانے والوں پر نازل کیا تھا۔ کَمَا اَنْزَلْنَا عَلَی الْمُقْتَسِمِیْنَ۔ جیسا ہم نے باہم بٹ جانے والوں پر نازل کیا تھا۔ جنہوں نے قرآن کو جھوٹی باتوں کا مجموعہ قرار دیا۔ فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ پس تیرے رب کی قسم ہم یقیناً ان سب سے ضرور پوچھیں گے۔ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ اس کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے۔ پس یہ اصول ہمیشہ کے لئے ہے صرف ان مکہ والوں کے لئے نہیں تھا جو آنحضرت ﷺ کو تنگ کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے۔ یہ نبی ﷺ تمام زمانوں کے لئے ہے۔

پس آپؐ کو تکلیف پہنچانے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک بھی ہمیشہ کے لئے ہے۔ کیا آج آنحضرت ﷺ کی زندگی پر استہزاء کرنے والے یا قرآن کریم کی تعلیم کو نعوذ باللہ جھوٹا کہنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائیں گے جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کی غیرت رکھتے ہوئے ہمیشہ کیا ہے اور کرتا ہے؟ آج بھی دشمنوں کے اس گروہ نے آنحضرت ﷺ کی ذات پر حملے کرنے کے لئے اپنے کام بانٹے ہوئے ہیں۔ ان کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے تاکہ مختلف صورتوں میں آپ ﷺ کو اور قرآن کریم کو تضحیک کا نشانہ بنایا جائے۔ کتابوں کے ذریعہ، اخباروں کے ذریعے، ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ، اور اب جیسا کہ میں نے بتایا فلم کے ذریعہ سے یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ تو انہوں نے آج یہ کام تقسیم کئے ہوئے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن کریم کی تعلیم جھوٹی ہے۔ کینیڈین پادری جس کا میں نے ذکر کیا ہے، اس کی کوشش اپنی کتاب میں یہی تھی اور یہی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ان حرکتوں کی وجہ سے تم چھوڑے جاؤ گے۔ اس کے لئے تمہیں جوابدہ ہونا ہوگا۔ سزا کے لئے تیار رہنا ہو گا اگر اپنے رویے نہ بدلے۔ اور یہ سزا اللہ تعالیٰ کس طرح دے گا؟ وہ مالک ہے، اس کے اپنے طریقے ہیں۔ لیکن یہ اصولی بات ہے کہ وہ اپنے پیاروں کے لئے غیرت رکھتا ہے۔ اپنی شریعت کے لئے غیرت رکھتا ہے اور غیرت دکھاتا ہے۔ پس ان کے جو یہ عمل ہیں بغیر سزا کے چھوڑے نہیں جائیں گے اور جب سزا کا وقت آئے گا تو کوئی جھوٹا خدا ان کو نہیں بچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لوگوں کو نصیحت کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ بار بار یہ اعلان کیا ہے کہ یہ قرآن آخری شرعی کتاب ہے اور یہ رسول ﷺ آخری شرعی نبی ہیں اور تمام سابقہ انبیاء کی تعلیم کے اہم حصے اس قرآن میں سمو دیئے گئے ہیں۔ بلکہ بہت سی ایسی باتیں بھی اس میں شامل کر دی گئی ہیں جن کا پہلی کتابوں میں ذکر تک نہیں تھا۔ پس پھر بھی تم لوگوں کو یہ عقل نہیں آتی کہ اس پر غور کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو، سوچو، دیکھو کہ اس کے گہرے مضامین کیا ہیں؟ بجائے یہ کہنے کے کہ 1.3 بلین مسلمانوں کو دیکھ کر کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ قرآن کریم کی تعلیم حقیقی اور سچی ہے۔ سوچنا چاہئے۔ سوچو اور غور کرو کہ یہ ایک واحد کتاب ہے جو اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ یہ محفوظ رہے گی۔

گزشتہ دنوں ایک خبر یہ بھی آئی تھی کہ اب بعض جگہ لوگوں نے ایک نئی طرز پہ تحقیق شروع کی ہے۔ یہ لوگ ثابت کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں کہ قرآن کریم بھی اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے۔ تو جتنی چاہے یہ کوششیں کر لیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کو کبھی جھوٹا نہیں کر سکتے۔ اس لئے غلط راستوں پر چلنے کی بجائے اس نصیحت کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ۔ (القمر: 18) اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ اس آیت کا سورۃ القمر میں ذکر ہے اور چار دفعہ ذکر آیا ہے اور ہر دفعہ کے ذکر کے بعد کسی قوم کی تباہی کی خبر دی گئی ہے۔ پہلی مثال عاد کی دی گئی۔ دوسری مثال ثمود کی دی گئی۔ پھر لوط کی قوم کی دی گئی۔ پھر فرعون کی دی گئی۔ ان سب نے انبیاء کا انکار کیا، انہیں جھٹلایا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا سامنا کرنا پڑا۔ پس اللہ کے رحم کی جو نظر ہے اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ حد سے نہ بڑھیں۔ استہزاء میں بڑھنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ پس ہم ان لوگوں سے ہمدردی کے جذبات کے تحت کہتے ہیں کہ خدا کا خوف کریں۔

قرآن کی تعلیم تو تمام قسم کی تعلیموں اور ضابطۂ حیات کا مجموعہ ہے۔ روحانیت کے اعلیٰ معیاروں کی یہ تعلیم دیتی ہے۔ اخلاق کے اعلیٰ معیاروں کی تعلیم دیتی ہے۔ ہر معمولی عقل رکھنے والے اور اعلیٰ فہم و ادراک رکھنے والے کے لئے اس میں بیان ہے۔ پس اس میں ایک یہ بھی بات ہے کہ اگر تمہیں سمجھ نہیں آتی تو اعتراض کرنے کی بجائے اپنی عقلوں پر روؤ، نہ کہ قرآن پر اعتراض کرو۔ قرآن کی تعلیم تو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے لیکن اس کو سمجھنے کے لئے پاک دل ہونا ضروری ہے اور ایک مزکی کی ضرورت ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہے جو اس کا فہم و ادراک اس مُزکّی سے حاصل کر کے آگے پہنچاتی ہے۔ آؤ اس سے یہ فہم و ادراک حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور اس انجام سے محفوظ رکھے جس کی خدا تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی ہے۔

آجکل بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ امت مسلمہ کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اگر یہ اپنی رنجشیں چھوڑ کر ایک بڑے مقصد کے حصول کے لئے ایک ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کے اشارے کو سمجھیں تو بہت سارے شر سے محفوظ رہیں گے۔ یہی چیز ہے جو ان حملہ آوروں کے حملوں سے ان کو محفوظ رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے۔

ایک افسوسناک خبر کا بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں مکرم بشارت احمد صاحب مغل جو کراچی کے رہنے والے تھے ان کو 24 فروری کو کچھ افراد نے گولی مار کر شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پچاس سال ان کی عمر تھی۔ صبح چھ بجے یہ نماز فجر کے لئے جا رہے تھے مسجد نہیں پہنچے تو تھوڑی دیر کے بعد ان کے بیٹے نے آکر بتایا کہ میرے والد کو کسی نے گولی مار دی ہے۔ وہاں جو سڑک کی صفائی کرنے والے تھے اس نے بتایا کہ موٹر سائیکل پہ کچھ لوگ آئے تھے اور فائر کر کے، ان کو مار کر موٹر سائیکل پر بیٹھ کر دوڑ گئے۔ چار پانچ گولیاں ان کو لگیں۔ ایک گولی گردن کے آر پار گزر گئی، دوسری چھاتی میں دل کے پاس لگی۔ ہسپتال لے جایا گیا لیکن بہرحال جانبر نہیں ہو سکے۔ مرحوم نے 1988ء میں اپنے خاندان، اپنی فیملی (بیوی بچوں) سمیت بیعت کی تھی۔ وہیں کراچی میں کام کیا کرتے تھے۔ بڑے نڈر اور دلیر آدمی تھے۔ لوگوں کی ہر وقت بڑی مدد کرتے تھے۔ نمازوں کے بڑے پابند تھے۔ نمازوں پر لوگوں کو لے کر جایا کرتے تھے۔ نماز کے لئے، صبح فجر کی نماز پر خاص طور پر جاتے وقت ہر ایک کا دروازہ کھٹکھٹایا کرتے تھے۔ انہوں نے بڑی محنت سے وہاں منظور کالونی میں ایک خوبصورت مسجد بھی بنوائی ہے۔ ویسے یہ رہنے والے لاٹھیانوالہ فیصل آباد کے تھے۔ لیکن آجکل کراچی میں آباد تھے۔ موصی تھے۔ جنازہ ربوہ میں ہوا ہے۔ وہیں تدفین ہوئی ہے۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور ان کے بیوی بچوں کو صبر کی توفیق دے اور ان کے نیک نمونے قائم رکھنے کی توفیق دے۔ دشمنوں کو اپنی پکڑ میں لے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

ایک بات رہ گئی تھی۔ ابھی نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ میں ان شہید کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

❁❁❁❁❁❁

مرکزی وزیر حکومت ہند جناب اشونی کمار جی کی قادیان میں آمد اور مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت

(قادیان۔ مورخہ 9 فروری 2008ء) مرکزی وزیر مملکت برائے صنعت جناب اشونی کمار جی آج سہ پہر تین بجے محلہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ سرائے طاہر میں موصوف کا شاندار استقبال کیا گیا اور ان کے اعزاز میں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے کی۔ وزیر موصوف کے علاوہ صدر اجلاس، جناب خوشحال بہل سابق وزیر حکومت پنجاب اور محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ نے جلسہ کو مخاطب کیا جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے ادا کئے۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے موقع کی مناسبت سے تقریر فرمائی۔

وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ لوگوں نے جس رنگ میں میرا استقبال کیا اور میرے تئیں اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اپنے آپ کو آپ کے درمیان پاکر فخر محسوس کرتا ہوں۔ جماعت میرے سپرد جو بھی کام کرے گی میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہوئے اس سلسلہ میں بھرپور کارروائی اور کوشش کروں گا۔

اس کے بعد موصوف مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لیے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور مزار پر دعا کی۔

(چوہدری عبدالواسع۔ نائب ناظر امور عامہ قادیان)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ خلافت خامسہ کی عظیم الشان اور بابرکت تحریکات از صفحہ 4

متعلقہ وزارت ہے اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے کہ احمدیوں کو کیونکر اجازت دی گئی ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 15 تا 21 جون 2007ء)

(79) قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کریں

"پس اپنے عزیزوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں۔ مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہاں ان مغربی ممالک میں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کشائش حاصل کر چکے ہیں اپنے عزیزوں کو، ایسے عزیز جو زیر نگیں نہیں بلکہ قرابت داری ہے، جو غریب ملکوں میں رہتے ہیں اور جن کی مالی کشائش نہیں، ان کو بھی وقتاً فوقتاً تحفے بھیجتے رہا کریں۔

پاکستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی میرے علم میں بعض ایسے خاندان ہیں جو اپنی بہتر تعلیم کی وجہ سے یا بہتر کاروبار کی وجہ سے آسودہ حال ہیں اُن کو بھی اپنے اپنے ملکوں میں اپنے ضرورتمند بھائیوں کا خیال رکھنا چاہئے اور یہ خیال ایسا ہو کہ اس میں احسان جتانا نہ ہو بلکہ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کا نظارہ پیش کر رہا ہو، دل کی گہرائیوں سے خدمت ہو رہی ہو۔ اس حکم کے تابع یہ مدد ہو رہی ہو کہ دایاں ہاتھ اگر دے رہا ہے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ یہ طریق ہے جس سے دوسرے کی عزت نفس بھی قائم رہتی ہے۔ یہ طریق ہے جس سے معاشرے میں سلامتی پھیلتی ہے اور یہ طریق ہے جس سے ایک دوسرے کے لئے دعاؤں سے پُر معاشرہ بھی قائم ہوتا ہے۔ آجکل پاکستان میں بھی مہنگائی بہت ہے، دنیا میں عمومی طور پر مہنگائی بڑھ گئی ہے اور سنا ہے کہ بعض سفید پوش جو ہیں ان کو سفید پوشی کا بھرم قائم رکھنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ لیکن احمدی کی تو بہرحال یہ کوشش ہونی چاہئے کہ یہ جو بھرم ہے ہمیشہ قائم رہے، کسی کے آگے وہ ہاتھ پھیلانے والا نہ ہو۔ لیکن جو عزیز رشتہ دار بہتر حالات میں ہیں ان کو چاہئے کہ ایسے طریق پر کہ جس سے کسی قسم کا احساس نہ ہو ان کی مدد کی جائے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 جون تا 6 جولائی 2007ء)

(80) رشتہ داروں سے حسن سلوک کی تحریک

"پس ہر احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ ہم سلامتی کے شہزادے کے نام پر بٹہ لگانے والے نہ ہوں۔ اگر ہم اپنے رشتوں کا پاس کرنے والے، ان سے احسان کا سلوک کرنے والے، ان کو دعائیں دینے والے، اور ان سے دعائیں لینے والے نہ ہوں گے تو ان لوگوں سے کس طرح احسان کا سلوک کر سکتے ہیں، ان لوگوں سے کس طرح احسان کا تعلق بڑھا سکتے ہیں، ان لوگوں کا کس طرح خیال رکھ سکتے ہیں جن سے رحمی رشتے بھی نہیں ہیں۔

بعض عہدیداروں کے بارے میں بھی شکایات ہوتی ہیں کہ بیوی بچوں سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ پہلے بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں، اس ظلم کی اطلاعیں بعض دفعہ اس کثرت سے آتی ہیں کہ طبیعت بے چین ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا انقلاب پیدا کرنے آئے تھے اور بعض لوگ آپؑ کی طرف منسوب ہو کر بلکہ جماعتی خدمات ادا کرنے کے باوجود، بعض خدمات ادا کرنے میں بڑے پیش پیش ہوتے ہیں اس کے باوجود، کس کس طرح اپنے گھر والوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ رحم کرے اور ان لوگوں کو عقل دے۔ ایسے لوگ جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اور خلیفۂ وقت کے علم میں بات آتی ہے تو پھر انہیں خدمات سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ پھر شور مچاتے ہیں کہ ہمیں خدمات سے محروم کر دیا تو یہ پہلے سوچنا چاہئے کہ ایک عہدیدار کی حیثیت سے ہمیں احکام قرآنی پر کس قدر عمل کرنے والا ہونا چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کے لئے ہمیں کس قدر کوشش کرنی چاہئے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 جون تا 28 جون 2007ء)

(81) یتامیٰ کی خبر گیری کے فنڈ میں دل کھول کر حصہ لینے کی تحریک

"مَیں ضمناً یہاں یہ ذکر کر دوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتیموں کی خبر گیری کا نظام ہے، پاکستان میں بھی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو باقاعدہ جائزہ لے کر ان کی تعلیم کا، ان کے رہن سہن کا مکمل خیال رکھتی ہے اور اسی طرح دوسرے ممالک میں بھی، خاص طور پر افریقن ممالک میں بھی اللہ کے فضل سے کوشش کی جاتی ہے کہ ان کی ضروریات پوری کی جائیں۔ اس کے لئے یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے ایک فنڈ ہے، اس میں بھی احباب جماعت کو دل کھول کر مدد کرنی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ یتیموں کی ضروریات پوری کی جاسکیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 جون تا 28 جون 2007ء)

(82) مریم شادی فنڈ میں حصہ لینے کے لئے یاددہانی

"اسی طرح غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مریم فنڈ کی تحریک کی تھی۔ شروع میں تو اس طرف بہت توجہ تھی اور جماعت نے بھرپور حصہ لیا، بچیوں کی شادیوں میں کوئی روک نہیں تھی۔ اب بھی اللہ کے فضل سے کوئی روک تو نہیں ہے لیکن جس کثرت سے، جس شوق سے جماعت کے افراد اس میں حصہ لے رہے تھے اور چندہ دیتے تھے، رقمیں آ رہی تھیں اس طرح اب نہیں آ رہیں۔ تو اس طرف بھی جماعت کو اور خاص طور پر مخیّر حضرات کو توجہ کرنی چاہئے۔ یہ یتیموں، غریبوں اور مسکینوں سے حسن سلوک ہے جو یقیناً ان حسن سلوک کرنے والوں کے لئے جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول اس دارالسلام کی خوشخبری دیتے ہیں کہ انہوں نے چند لوگوں کی بہتری اور سلامتی کے لئے کوشش کی، ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کی"۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 جون تا 28 جون 2007ء)

(83) غیر ضروری اخراجات اور قرضوں سے بچنے اور کفایت شعاری سے کام لینے کی تحریک

"ہمارے ہاں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ایک بڑے طبقے میں غیر ضروری اخراجات کے لئے قرض لیا جاتا ہے، اس بات کی نشان دہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ مثلاً نکاح پر غیر ضروری خرچ ہے، شادی ولیمہ پر غیر ضروری خرچ ہے، جماعت کے ایک طبقے میں بھی دنیا دکھاوے کی وجہ سے غیر ضروری اخراجات ہوتے ہیں۔ جماعت میں جو شادی کے لئے امداد دی جاتی ہے اور ایک Reasonable قسم کی رقم دی جاتی ہے کہ سادگی سے شادی ہو سکے۔ مگر بعض لوگ اس طرح پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ ہمیں نکاح اور ولیمے کے لئے بھی اتنی اتنی رقم چاہئے، اگر امداد نہیں مل سکتی تو قرض دے دیا جائے۔ جبکہ جانتے ہیں کہ ان میں قرض واپس کرنے کی طاقت نہیں ہوتی، وقت مقررہ پر ادا نہیں کر سکتے۔ پھر درخواستیں شروع ہو جاتی ہیں کہ اگر جماعت نہ دے تو ہم اِدھر اُدھر کہیں سے لیں گے اور جب لیتے ہیں تو پھر قرض کو اتارنے کے لئے مدد کی درخواستیں شروع ہو جاتی ہیں۔ تو یہ ایک سلسلہ ہے جب قرض بلاضرورت لیا جاتا ہے تو اس کو یہ کہنا چاہئے کہ وہ ایک شیطانی چکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر گھروں کا سکون برباد ہوتا ہے۔ قرضوں کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس سے طبیعتوں میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی بچوں کے تعلقات خراب ہو رہے ہوتے ہیں۔ گھروں میں ظلم ہو رہے ہوتے ہیں تو ایک عارضی خوشی کی خاطر وہ اپنے آپ کو مشکلات میں گرفتار کر لیتے ہیں چاہے بغیر سود کے ہی قرض لے کر کر رہے ہوں لیکن سود کا قرض لینا تو بالکل ہی لعنت ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 6 تا 12 جولائی 2007ء)

(84) احمدی سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پھیلائیں

"پس یہ احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اس سلامتی کے پیغام کو ہر طرف پھیلاتا چلا جائے۔ ہر دل میں یہ بات راسخ کر دے کہ اسلام تشدد کا نہیں بلکہ پیار اور محبت کا علمبردار ہے۔ ہر سطح پر اسلام کی تعلیم امن اور سلامتی کو قائم رکھنے کی تعلیم ہے۔ اسلام نے قوموں اور ملکوں کی سطح پر بھی امن اور سلامتی قائم کرنے کے لئے جو خوبصورت تعلیم دی ہے اس کا مقابلہ نہ کوئی انسانی سوچ کر سکتی ہے اور نہ کوئی مذہب کر سکتا ہے۔ اس خوبصورت تعلیم پر عمل سے ہی دنیا کا امن اور سلامتی قائم ہو سکتے ہیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 13 تا 19 جولائی 2007ء)

(85) احمدی وکلاء کو اسائلم والوں سے کم فیس لینے اور کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانے کی تحریک

"یہاں مَیں ضمناً یہ بھی کہہ دوں کہ پہلے مَیں نے احمدی وکلاء کو بھی کہا تھا، بعض اسائلم (Asylum) کے کیس آتے ہیں تو احمدی وکلاء جو فیس چارج کرتے ہیں اس کو ذرا اتنی رکھا کریں کہ اس بیچارے شخص کو بالکل ہی مقروض نہ کر دیا کریں یا کم از کم یہ شرط ہو کہ اگر تمہارا کیس پاس ہو جاتا ہے تو اس کے بعد جب تمہیں کام مل جائے گا تو اس وقت معاہدے کے مطابق اتنی فیس دے دینا۔ لیکن بہرحال کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانا، کسی جگہ بھی ہو، اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 6 تا 12 جولائی 2007ء)

(86) پاکستان کیلئے دعا کی تحریک

"ایک دعا کی تحریک میں کرنا چاہتا ہوں کہ آجکل ہر ایک کو پتہ ہے کہ پاکستان کے حالات دن بدن بگڑتے چلے جارہے ہیں اور اب سینکڑوں قتل ہو چکے ہیں۔ مسلمان' مسلمان کو قتل کر رہا ہے حالانکہ حدیث میں ہے کہ جو مسلمان مسلمان کو قتل کرے وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قتل کرنے والوں کیلئے قرآن کریم میں بھی لعنت اور عذاب جہنم کا سخت انذار فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان لوگوں کو عقل دے اور ملک کو بھی چائے' کیونکہ جب اس طرح اندر سے دشمنیاں اُٹھتی ہیں' اندر سے کمزوری پیدا ہوتی ہے پھر باہر کے دشمن بھی فائدہ اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ملک کو محفوظ رکھے' اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے جو حقیقت کو سمجھتے نہیں اور اپنی تباہی کا خود سامان پیدا کر رہے ہیں"۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16۔ اگست 2007ء)

(باقی آئندہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

صدسالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم از کم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام و مبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں اور اپنی مساعی سے وکالت اشاعت لندن کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔لندن)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

MOT

CLASS IV: £45

CLASS VII: £53

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے زیر اہتمام

بنگلہ دیش کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے عطیات جمع کرنے کے لئے ایک تقریب

ممبران پارلیمنٹ، سیاسی رہنماؤں اور ہائی کمشنر بنگلہ دیش کی شرکت

دنیا بھر میں دکھی انسانیت کے لئے سرگرمِ عمل عالمی تنظیم Humanity First اب تک اقوام متحدہ کے علاوہ 29 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا اب تک پاکستان کے زلزلہ زدگان، ایشین سونامی کے متاثرین، کیٹرینہ اور ریٹا کے مصیبت زدگان، گی آنا کے سیلاب زدگان کی بحالی، ترکی اور بھارت کی ریاست گجرات کے زلزلہ زدگان کی امداد کے علاوہ سیرالیون، بوسنیا، اور کوسووو میں بھی امدادی خدمات انجام دے چکی ہے۔ سو فی صدی رضا کارانہ بنیادوں پر کام کرنے والی اِس فعّال تنظیم نے بنگلہ دیش میں 2007ء میں آنے والے طوفان کی امداد کے لئے کسی تاخیر کے بغیر پہلے مرحلہ میں ڈاکٹروں سمیت اپنی امدادی ٹیمیں فوراً بھیجیں۔ دوسرے مرحلہ میں زیادہ مستحکم بنیادوں پر حکومت اور عوامی منصوبوں میں ہاتھ بٹانے کے لئے 17 جنوری 2008ء کو عطیات جمع کرنے کی مہم میں تیس سے زائد تجارتی اداروں کے ساتھ مل کر ٹورانٹو کے مشہور وڈ بائن بنکوئٹ ہال میں ایک شاندار عشائیہ کا اہتمام کیا۔ داخلی دروازہ پر ہر طبقہ فکر کے لوگوں کی گہما گہمی تھی، خواتین و حضرات بڑی عجلت میں اپنے اپنے دروازوں پر ٹکٹ خریدتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ بہت سے دوست پہلے ہی بکنگ کروا چکے تھے۔ ہال کے اندر داخل ہونے پر پتہ چلا کہ سات سو سے زائد مرد وزن اپنے بنگلہ دیشی بھائیوں اور بہنوں کی مدد کو آئے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ اور سابق وزیر کی شرکت

پونے آٹھ بجے شام ممبر پارلیمنٹ اور سابق وزیر عزت مآب ماریا مِنّا Maria Minna اسٹیج پر تشریف لائیں اور تنظیم کا تعارف کرواتے ہوئے ادارہ کے مقامی پروگراموں خاص طور پر Feed the Family Programme اور کینیڈا میں سکولوں کے بچوں کے لئے مدد کی پیشکش کا ذکر کیا۔

افتتاحی دعا

تقریب کے باقاعدہ آغاز کے لئے عزت مآب ماریا منا نے محترم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔

چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ کا خطاب

مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ نے اتنی بڑی تعداد میں آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اِس نیک فریضہ میں حصہ لینے پر سب کا شکریہ ادا کیا۔ ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے تیسری دنیا کے ممالک خاص طور پر افریقہ میں صاف پانی کی فراہمی، یتیموں کی سرپرستی، عورتوں کے لئے فلاحی سرگرمیوں، اور میڈیکل کیمپس کا ذکر کیا۔ بنگلہ دیش میں ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ پہلے مرحلہ میں کینیڈا اور امریکہ سے گئے ہوئے ہمارے ڈاکٹروں اور امدادی عملہ نے سولہ سولہ گھنٹے سفر کرکے آفت زدہ علاقے میں رسائی حاصل کی۔ اور اب دوسرے مرحلہ میں بحالی کے کاموں میں کم قیمت کے رہائشی مکانات، کشتیوں، مچھلیاں پکڑنے کے ساز و سامان، سکولوں اور ہسپتالوں کی مرمت کرنے کے لئے کثیر تعداد میں عطیات کی ضرورت ہے۔

چیئرمین صاحب کے بعد ہیومینٹی فرسٹ کے میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر علیم خان صاحب جو امدادی ٹیم کے ہمراہ تھے، رپورٹ پیش کرنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے بتایا کہ اِس آفت سے بنگلہ دیش کے تقریباً نو ملین لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ اموات کا اندازہ تقریباً پانچ ہزار بتایا گیا ہے اور چالیس ہزار لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کینیڈا اور امریکہ سے پہنچی ہوئی ہماری امدادی ٹیموں کے رنگاولی کیمپ میں تقریباً 150 رضا کار ایک وقت میں کام کرتے رہے اور طبی امداد کے علاوہ خشک خوراک اور پانی کی بوتلیں تقسیم کرتے رہے۔ ہیومینٹی فرسٹ نے کپڑے اور کمبلوں کے علاوہ پانی صاف کرنے کے تین سو یونٹ بھی تقسیم کئے۔ اب اِس علاقہ کی تعمیر نو کا چیلنج ہمارے سامنے ہے۔

کھانے کے بعد معزز مہمانوں میں سے چند نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اور انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ کام کرنے پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور دل کھول کر چندہ دینے کی احباب سے اپیل کی۔

ان کے بعد عزت مآب گریگ سوربارا Greg Sorbara سابق وزیر خزانہ انٹاریو نے کہا کہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں اُن لوگوں کے ساتھ ہوں جو ہیومینٹی فرسٹ کے ذمہ دار ہیں۔ آپ نے بھی حاضرین سے چندہ دینے کی تحریک کی۔

پھر جم کیری جینیس Jim Karygiannis ممبر پارلیمنٹ جو بنگلہ دیش جا کر بنفس نفیس ہیومینٹی فرسٹ کی کارکردگی دیکھ چُکے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ہیومینٹی فرسٹ کو مظفر آباد اور بنگلہ دیش میں کام کرتے ہوئے خود دیکھا ہے اور میں اِن کے ساتھ کام کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، اُن کی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں، اُن کی کشتیاں تباہ ہو چکی ہیں اُنہیں آپ کی مدد کی اشد ضرورت ہے۔ اُنہوں نے حکومت کینیڈا پر امداد کی رقم بڑھانے پر زور دیا۔

ہز ایکسی لینسی ہائی کمشنر بنگلہ دیش کا خطاب

ان کے بعد قائمقام ہائی کمشنر بنگلہ دیش مکرم سیّد مسعود محمود کھنڈکر صاحب نے اپنے خطاب میں ہیومینٹی فرسٹ اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ نو ملین افراد اِس آفت سے متاثر ہوئے ہیں۔ تعمیر نو کے کاموں کی ایک طویل فہرست ہے۔ 1400 سکول مسمار ہو چکے ہیں۔ دو ملین خاندانوں کے گھر تباہ ہو چکے ہیں۔ ہمیں اِس کام کے لئے طویل مدت کے منصوبے کی ضرورت ہے۔ آپ نے انسانی ہمدردی کے جذبہ کی تعریف کرتے ہوئے ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور لوگوں سے مزید امداد کی اپیل کی۔

خطیر رقم کے عطیات کی پیش کش

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے احباب کی طرف سے بنگلہ دیش کے متاثرین کی امداد کے لئے ہیومینٹی فرسٹ کو ایک خطیر رقم کا چیک پیش کیا۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے نام ظاہر کئے بغیر دس ہزار ڈالر کا چیک پیش کیا۔ ان کے علاوہ دوسری تنظیموں اور تجارتی طبقہ نے بھی بڑھ چڑھ کر عطیات دئے۔

چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ نے اختتامی خطاب میں ایک بار پھر تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور اِس عہد کو دہرایا کہ ہم دکھی انسانیت کی خدمت کرتے چلے جائیں گے اور دُعاؤں کی درخواست کی اور بتایا کہ آج کی اِس کوشش سے تقریباً ایک لاکھ اٹھارہ ہزار ڈالر کی رقم جمع ہوئی ہے جو بنگلہ دیش کے رفاہی کاموں میں صرف ہوگی۔

تقریب کے اختتام سے چند منٹ پہلے کینیڈا کی تیسری بڑی سیاسی جماعت نیو ڈیموکریٹک پارٹی کے قائد عزت مآب ممبر آف پارلیمنٹ ڈاکٹر جیک لیٹن (Dr. Jack Layton) آٹواہ سے تشریف لائے۔ اُن کی آمد اگرچہ پہلے سے متوقع تھی لیکن ہوائی جہاز کی تاخیر کی وجہ سے قدرے تاخیر سے پہنچے۔ آپ نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ میں اِس تقریب کی اہمیت کے پیش نظر ایئر پورٹ سے سیدھا یہاں پہنچا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہیومینٹی فرسٹ اِس کام کو پوری تندہی سے انجام دے رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم حکومت سے بنگلہ دیش کے متاثرین کی امداد میں اضافہ کا مطالبہ کرتے رہیں گے۔

آپ کی تقریر کے ساتھ ہی اِس تقریب کا اختتام ہوا۔

کینیڈین ٹیلی ویژن

اس تقریب کی تمام کارروائی کی جھلکیاں اگلی صبح کے اخبارات اور ٹی وی چینلز نے بہت نمایاں طور پر دکھائیں۔ خاص طور پر Soul TV نے اپنی خصوصی نشریات میں ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات پر ایک دستاویزی رپورٹ پیش کی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ہیومینٹی فرسٹ کو دکھی انسانیت کی نمایاں خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور بنی نوع انسان کی اس بے لوث قربانی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

بقیہ وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ از صفحہ 11

اونٹوں کی ابتدائی کھیپ کے ساتھ تقریباً ڈیڑھ سو افغانی بھی آسٹریلیا آ پہنچے جن کی نسل ابھی بھی آسٹریلیا میں آباد ہے۔ اسی دور میں 1888ء میں آسٹریلیا کی پہلی مسجد بھی انہی افغانیوں کے ہاتھوں شہر Adelaide میں تعمیر ہوئی۔ اونٹوں اور افغانیوں کے ساتھ کھجور کا درخت بھی آسٹریلیا آ پہنچا جو اب یہاں کے ماحول کا ایک مستقل حصہ ہے۔

اونٹوں کے ذریعہ آسٹریلیا کے کبھی ناقابل تسخیر سمجھے جانے والے صحراؤں کا اب چپہ چپہ چھان مارا گیا۔ اونٹوں کے قافلے اب ان صحراؤں میں ایک معمولی نظارہ پیش کرنے لگے۔ ہر قافلہ میں 50 تا 70 اونٹ ہوتے جن کی مہاریں افغان ساربانوں کے ہاتھوں میں ہوتیں۔ ایک بڑا اونٹ تقریباً 600 کلوگرام تک کا وزن بآسانی اٹھالیتا اور 20 تا 25 میل کا فاصلہ ایک دن میں طے کر لیتا۔ ان اونٹوں کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ سخت گرمی میں بھی کئی کئی میل کا فاصلہ پانی پیئے بغیر طے کر لیتے۔

اونٹوں نے اس دور میں تاریخی کام سر انجام دئے۔ ایک طرف پولیس فورس اور سروے ٹیمیں ان اونٹوں کو اپنے استعمال میں لا رہی تھیں تو دوسری طرف کان کنی کے نئے نئے قائم شدہ مراکز تک سامان خورد و نوش و آلات وغیرہ ان کے ذریعہ پہنچائے جاتے۔ آسٹریلیا کے قدیمی باشندوں Aborigines کے لئے بھی یہ اونٹ سواری، بار برداری اور کھیتی باڑی کے کام میں مددگار ثابت ہونے لگے۔ آسٹریلیا کے مختلف شہروں کے درمیان خشکی کے رابطے پہلی مرتبہ اونٹوں کے ذریعہ ہی ہوئے۔

اونٹ آسٹریلیا کیا آیا کہ آتے ہی چھا گیا۔ آسٹریلیا کی جدید سڑکوں، ریل، ٹیلیگراف اور واٹر پائپ (Water Pipe) کا جال بچھانے کے لئے بھی ان اونٹوں نے کلیدی کردار ادا کیا۔ آج کا آسٹریلیا اپنی موجودہ ترقی یافتہ شکل کے لئے ان اونٹوں کا رہین منت ہے۔

اس زمانہ میں اونٹوں کی افزائش نسل کے لئے فارم بھی قائم کئے گئے عرب کی طرح یہاں بھی ایک گابھن اونٹنی نہایت قیمتی اثاثہ سمجھی جانے لگی کیونکہ مقامی طور پر پیدا ہونے والے اونٹ یہاں کے ماحول میں بآسانی ڈھل جانے والے اور سخت جان ثابت ہونے لگے۔

1908ء سے 1920ء کا زمانہ بالآخر وہ زمانہ ہے جب آسٹریلیا کے طول و عرض میں سڑکوں اور ریل کا جال بچھ گیا اور یہی امر آنے والے دور میں اونٹوں کی بے وقعتی کا سبب بن گیا۔

قرآنی پیشگوئی وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَت کے پورا ہونے کا وقت آ گیا اور 1920ء کے بعد سے صحراء کے یہ جہاز یک لخت بے کار قرار دے دئے گئے۔ چنانچہ اونٹوں کے غول در غول آزاد کر کے آوارہ چھوڑ دئے گئے کیونکہ ملک میں ریل اور موٹر کار عام چلنے لگی تھی۔

کسی دور میں انتہائی قیمتی سمجھی جانے والی گھابن اونٹنیوں کی اب ایک دھیلہ کی بھی وقعت نہ رہی اور ایک عظیم شان سے وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَت کی قرآنی پیشگوئی لفظاً لفظاً برِاعظم آسٹریلیا میں بھی پوری ہوگئی۔

آسٹریلیا میں آج ان آوارہ اونٹوں کی تعداد لاکھوں میں ہے اور آج بھی صحراؤں میں سفر کرتے ہوئے ان کے غول در غول دیکھے جا سکتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک اونٹ کی قدر و قیمت آج ایک جنگلی خرگوش سے زیادہ نہیں!

وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ

بلادِ عرب و آسٹریلیا سمیت دنیا بھر میں عظیم قرآنی پیشگوئی کا ظہور

ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا

خبر رساں ایجنسی اے ایف پی (A.F.P) کی ایک خبر جاری کردہ 20رفروری 2008ء کے مطابق سعودی عرب کے موجودہ فرمانروا شاہ عبداللہ نے مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں کو جدہ کے راستہ ایک جدید ترین تیز رفتار ٹرین کے ذریعہ ملا دیئے جانے کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔

ہر طرح کی سہولتوں سے آراستہ یہ جدید ٹرین 300 کلومیٹر (180 میل) فی گھنٹہ کی رفتار سے چلے گی اور اس کے ذریعہ مکہ تا جدہ کا سفر محض نصف گھنٹے میں جبکہ جدہ تا مدینہ کا سفر دو گھنٹوں میں طے کیا جاسکے گا۔

اس کثیر المالیاتی منصوبہ کا مقصد ہر سال لاکھوں کی تعداد میں آنے والے عازمین حج و زائرین حرمین شریفین کو سفر کی سہولتیں فراہم کرنا ہے۔

مکہ اور مدینہ کے درمیان چلائی جانے والی اس ٹرین کے منصوبہ کا اعلان 2008ء میں ہونا اس لحاظ سے قابل توجہ اور اہم ہے کہ آج سے ٹھیک ایک سو برس قبل 1908ء میں دمشق سے مدینہ تک ایک ٹرین چلائی گئی تھی جو حجاز ریلوے کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہوئی۔ اُس وقت بوجوہ یہ ٹرین مکہ تک نہ پہنچائی جاسکی کیونکہ ایک کاروباری مفاد پرست طبقہ نے بعض نام نہاد علماء سے اس کے خلاف فتاویٰ حاصل کر کے اس ٹرین کو مکہ تک نہ پہنچنے دیا تھا۔ مگر آج ٹھیک ایک سو برس برس بعد مدینہ سے مکہ تک ریل پہنچانے کے اعلان نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ایک عظیم الشان اعلان پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' میں امام مہدی کے دور کی نشانیوں میں سے ایک نشانی کی حیثیت سے ریل کے جاری ہونے کو اپنی صداقت کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے آپ نے تحریر فرمایا کہ:

''میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں اس ملک میں ریل جاری ہو کر اونٹ بیکار کئے گئے اور عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے جبکہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو کر وہ تمام اونٹ بیکار ہو جائیں گے جو تیرہ سو برس سے یہ سفر مبارک کرتے تھے''۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 36)

اونٹوں کے بیکار ہونے کی آسمانی بشارت

باعث تخلیقِ کائنات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے اور اپنی امت کی خاطر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ: اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذِہٖ وَاطْوِلَنَا بُعْدَہٗ: ترجمہ اے اللہ آسان کر دے ہم پر یہ سفر اور لپیٹ دے ہمارے واسطے اس کی دُوری۔

(بحوالہ دعائیہ خزائن مرتبہ محمد اعظم اکسیر)

آپؐ کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے جہاں آپؐ اور آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم پر اس وقت کے سفر کی مشکلات کو آسان فرما دیا اور سفر کی صعوبتوں اور سختیوں کو معجزانہ طور پر بآسانی جھیلنے کی غیر معمولی ہمت اور برداشت کی طاقت بخشی، وہاں آنے والے زمانوں میں نت نئے ذرائع نقل و حرکت کے اجراء و ایجاد کی مندرجہ ذیل قرآنی الفاظ میں خبریں بھی دیں۔

۱۔وَالْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا وَ زِیْنَۃً ۔وَیَخْلُقُ مَا لاَ تَعْلَمُوْنَ (سورۃ النحل آیت 9)

ترجمہ: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ) بطور زینت (بھی) ہوں۔ نیز وہ (تمہارے لئے) وہ بھی پیدا کرے گا جسے تم (ابھی) نہیں جانتے۔

۲۔وَخَلَقْنَا لَھُمْ مِنْ مِثْلِہٖ مَا یَرْکَبُوْنَ ۔(سورۃ یٰسین آیت 43) ترجمہ: اور ہم ان کے لئے ویسی ہی اور (سواریاں) بنائیں گے جن پر وہ سوار ہوا کریں گے۔

۳۔وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر: 5)

ترجمہ: اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ سے غیب کی یہ خبر پا کر ہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وَیُتْرَکُ الْقِلَاصُ فَلاَ یُسْعیٰ عَلَیْھَا ۔ ترجمہ: اور گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اور ان پر سواری نہ کی جائے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰؑ)

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یاد رہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچائی کے لئے یہ ایک عظیم الشان نشان ہے کہ آپ نے 1300 برس پہلے ایک نئی سواری کی خبر دی ہے اور اس خبر کو قرآن شریف اور حدیث صحیح دونوں مل کر پیش کرتے ہیں۔ اگر قرآن شریف خدا کا کلام نہ ہوتا تو انسانی طاقت میں یہ بات ہرگز داخل نہ تھی کہ ایسی پیشگوئی کی جاتی کہ جس چیز کا وجود ہی ابھی دنیا میں نہ تھا اس کے ظہور کا حال بتایا جاتا جبکہ خدا کو منظور تھا کہ وہ ایسی سواری ایجاد کرے کہ جو آگ کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں تک پہنچادے''۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 322)

جدید ذرائع نقل و حرکت کے بارہ میں ان پیشگوئیوں کا آخری زمانہ میں جو کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کا زمانہ ہے پورا ہونا مقدر تھا جیسا کہ بعض دیگر احادیث و آیات مبارکہ سے ثابت ہے۔

اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''اسی زمانہ کی علامات میں جبکہ ارضی علوم و فنون زمین سے نکالے جائیں گے بعض ایجادات اور صناعات کو بطور نمونہ کے بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔......وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۔یعنی اس وقت اونٹنی بیکار ہو جائے گی اور اس کا کچھ قدر و منزلت نہیں رہے گا۔ عشار حملدار اونٹنی کو کہتے ہیں جو عربوں کی نگاہ میں بہت عزیز ہے۔ اور ظاہر ہے کہ قیامت سے اس آیت کو کچھ بھی تعلق نہیں کیونکہ قیامت ایسی جگہ نہیں جس میں اونٹ اونٹنی کو ملے اور حمل ٹھہرے بلکہ یہ ریل کے نکلنے کی طرف اشارہ ہے اور حملدار ہونے کی اس لئے قید لگا دی کہ تا یہ قید دنیا کے واقعہ پر قرینۂ قویہ ہو''

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 318-317)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ اس وقت کے بعض دیگر علماء نے بھی سورۃ التکویر کی آیہ مذکورہ کو ریل اور دیگر جدید ذرائع نقل و حرکت کے اجراء پہ محمول کیا ہے جن کا ذکر کتاب الامراز خواجہ حسن نظامی، ہدیۂ مہدویہ اور کواکب درّیہ وغیرہ میں موجود ہے۔

(بحوالہ چودہویں اور پندرہویں صدی ہجری کا سنگم از حافظ مظفر احمد۔ صفحہ 52)

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:۔

''منجملہ ان دلائل کے جو میرے مسیح موعود ہونے پر دلالت کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے وہ دو نشان ہیں جو دنیا کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ یعنی ایک وہ نشان جو آسمان میں ظاہر ہوا اور دوسرا وہ نشان جو زمین نے ظاہر کیا ......زمیں کا نشان وہ ہے جس کی طرف یہ آیت کریمہ قرآن شریف کی یعنی وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ اشارہ کرتی ہے جس کی تصدیق میں مسلم میں یہ حدیث موجود ہے وَیُتْرَکُ الْقِلَاصُ فَلاَ یُسْعیٰ عَلَیْھَا ۔

خسوف و کسوف کا نشان تو کئی سال ہوئے جو دو مرتبہ ظہور میں آ گیا اور اونٹوں کے چھوڑے جانے اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلادِ اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آ رہا ہے لیکن یہ پیشگوئی اب خاص طور پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی ریل طیار ہونے سے پوری ہو جائے گی''۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 195-194)

تمام دنیا میں پیشگوئی کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ التکویر کی آیت کریمہ مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرمایا:

''بلکہ غالباً معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تھوڑی ہی مدت میں اونٹ کی سواری تمام دنیا میں سے اٹھ جائے گی اور یہ پیشگوئی ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی اور تمام دنیا اس کو بچشم خود دیکھے گی''۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 195)

کسوف و خسوف سے بڑھ کر نظارہ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اونٹ کی سواری متروک ہو جانے اور نئے ذرائع نقل و حرکت کی ایجاد کو کسوف و خسوف کے نظارہ سے بڑھ کر ایک واقعہ قرار دیا۔ فرمایا:

''یہ نظارہ کسوف خسوف سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ خسوف کسوف صرف دو مرتبہ ہو کر اور صرف چند گھنٹے تک رہ کر دنیا سے گزر گیا مگر اس نئی سواری کا نظارہ جس کا نام ریل ہے ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ پہلے اونٹ ہوا کرتے تھے۔ ذرا اس وقت کو سوچو کہ جب مکہ معظّمہ سے کئی لاکھ آدمی ریل کی سواری میں ایک ہیئت مجموعی میں مدینہ کی طرف جائے گا یا مدینہ سے مکہ کی طرف آئے گا تو اس نئی طرز کے قافلہ میں عین اس حالت میں جس وقت کوئی اہل عرب یہ آیت پڑھے گا کہ وَاِذَاالْعِشَارُ عُطِّلَتْ یعنی یاد کرو وہ زمانہ جب کہ اونٹنیاں بیکار کی جائیں گی اور ایک حملدار اونٹنی کا بھی قدر نہ رہے گا جو اہل عرب کے نزدیک بڑی قیمتی تھی۔ اور یا جب کوئی حاجی ریل پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف جاتا ہوا یہ حدیث پڑھے گا کہ وَیُتْرَکُ الْقِلَاصُ فَلاَ یُسْعیٰ عَلَیْھَا یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور ان پر کوئی سوار نہ ہوگا تو سننے والے اس پیشگوئی کو سن کر کتنے وجد میں آئیں گے اور کس قدر ان کا ایمان قوی ہوگا''۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 196)

براعظم آسٹریلیا میں قرآنی پیشگوئی کا عظیم الشان ظہور

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اونٹوں کی سواری کے ترک کر دئے جانے کی پیشگوئی ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی، اس پیشگوئی کا ظہور دیگر دنیا کی طرح براعظم آسٹریلیا میں بھی ایک عجیب شان سے ہوا جس کے ذکر کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آسٹریلیا میں اونٹوں کے وجود کے پس منظر سے کچھ آگاہی حاصل کی جائے۔

دنیا کے عظیم صحراؤں میں سے چند بڑے صحراء آسٹریلیا میں ہیں۔ اس براعظم کا وسطی، شمالی وسطی اور کچھ مغربی علاقہ صحراء پر مشتمل ہے جس کا مجموعی رقبہ 2.3 ملین مربع کلومیٹر ہے اور ایک اندازہ کے مطابق براعظم آسٹریلیا کے کل رقبہ کا 44 فیصد ہے۔

نوآبادیاتی تسلّط کے اوائل میں آبادکاروں کے لئے یہ صحراء ایک ناقابل تسخیر قلعہ ثابت ہوئے۔ کئی مہم جُو ان صحراؤں کو عبور کرنے کی حسرت لئے ٹنوں ریت کے نیچے دفن ہو گئے۔ جو زیادہ عقلمند تھے وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے نقاہت زدہ ہونے کے آثار محسوس ہوتے ہی واپس لوٹ گئے۔

شاید آسٹریلیا کے یہ صحراء ہمیشہ کے لئے ان نوآبادکاروں کے لئے ایک علاقہ ممنوعہ یا غیر مفتوحہ قرار پاتے کہ ان میں سے بعض کے ذہنوں میں صحراء کے جہاز یعنی اونٹ کی خدمات حاصل کرنے کا نادر منصوبہ آیا اور کیوں نہ آتا۔ صحراء کے یہ جہاز صدیوں سے عرب سرزمین میں ذرائع آمد و رفت کے لئے استعمال ہوتے چلے آ رہے تھے اور اس مقصد کے لئے ان کی افادیت مسلمہ تھی۔ چنانچہ لگ بھگ 1840ء میں پہلا اونٹ آسٹریلیا لایا گیا اور پھر باقاعدہ طور پر 1858ء میں Camel Troop Carrying Company Ltd کے نام سے ایک کمپنی قائم کی گئی جس کے تحت 1860ء اور 1907ء کے درمیانی عرصہ میں تقریباً 12000 اونٹ آسٹریلیا لائے گئے۔

یہ امر قارئین کے لئے دلچسپی کا حامل ہوگا کہ زیادہ تر اونٹ برصغیر ہندو پاک کے علاقہ کراچی سے لائے گئے اور ان اونٹوں کی دیکھ بھال اور تربیت کے لئے افغانیوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ چنانچہ

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

لندن ریجن کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ

رپورٹ مرسلہ: بشیر احمد اختر۔ جنرل سیکرٹری یو کے

لندن ریجن کے زیر اہتمام مورخہ 24/فروری 2008ء کو یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد طاہر ہال مسجد بیت الفتوح مارڈن میں ہوا۔ یہ جلسہ امیر جماعت احمدیہ یو کے مکرم رفیق احمد حیات صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جلسہ کی حاضری 2000 کے قریب تھی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے الفاظ پڑھ کر سنائے جس کا انگریزی ترجمہ مکرم داؤد احمد خان صاحب نے پیش کیا نیز آپ نے پیشگوئی کا پس منظر بھی بیان کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ پر تفصیلی روشنی ڈالی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں کا ذکر کیا جس میں مقامِ خلافت اور تنظیم خلافت اور محبت خلافت کو خاص طور پر بیان کیا۔ نیز بتایا کہ خلافت ہی وہ ڈھال ہے جو اب نہ صرف امتِ مسلمہ بلکہ تمام عالم کا موجودہ بحران دور کر سکتی ہے۔ خلافت ہی ہے جو دعاؤں کے ذریعہ کامیابی سے ہمکنار کر سکتی ہے اور خلافت ہی کی بدولت دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ آخر میں انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ خلیفۂ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق اور محبت قائم کریں کیونکہ ہماری بہتری اسی سے وابستہ ہے۔

امام مسجد فضل لندن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے اپنے خطاب میں اس امر پر تفصیلی روشنی ڈالی کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے کارہائے نمایاں کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں ایمان کو مضبوط کیا۔ انہوں نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی کہ پیشگوئی مصلح موعود کا ایک ایک لفظ کس شان سے پورا ہوا اور موجب ازدیادِ ایمان ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا مبارک وجود پیشگوئی کے ہر ہر لفظ کی صداقت کی زندہ مثال ہے اور اس کا منور عکس ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے دو سو سے زائد کتب تصنیف فرمائیں جس میں قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر شامل ہے۔ آپ ہی کے دور مبارک میں مختلف ممالک میں 74 سکولوں اور 3140 مساجد کی تعمیر ہوئی۔ اسی طرح 46 ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ آپ ہی کے دور خلافت میں ''ربوہ'' کی تخلیق اور تعمیر ہوئی۔ بہت سے ممالک نے حضور کی ہدایات کی روشنی میں آزادی حاصل کی۔ حضور ایک جیّد عالمِ دین اور جادو بیاں مقرر تھے۔ جلسہ سالانہ میں خطابات کی بعض Tapes محفوظ ہیں اور گاہے بگاہے ایم ٹی اے کے ذریعہ انہیں تمام اطرافِ عالم میں سنوایا جاتا ہے۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو کے نے اپنے صدارتی خطاب میں خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم سایہ خلافت تلے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تربیت کو بہت اہمیت دی جس کی بدولت احمدی غیر احمدی میں فرق نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی جماعت ان سنہری اصولوں پر رواں دواں ہے۔ آپ ہی نے ذیلی تنظیمیں قائم فرمائیں۔

آپ نے کہا کہ ہمارا خدا تعالیٰ کے ساتھ اچھا اور مضبوط تعلق ہونا چاہئے اور سب سے پہلے اپنی ذات کو تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم کرنا ہوگا تبھی آنے والی نسلوں کی پرورش اور تربیت ممکن ہے۔ بچوں کی تعلیم پر بھی توجہ دیں تا وہ دنیا کے اعلیٰ تعلیمیافتہ لوگوں کے سامنے بآسانی اسلام کا منور چہرہ پیش کر سکیں۔

امیر صاحب نے کہا کہ 2008ء کا سال ہمارے لئے بہت اہمیت کا سال ہے۔ اس سال ہم نے ''خلافت جوبلی'' کے بہت اہم اجلاسات منعقد کرنے ہیں۔ مثلاً 29/مارچ کو ''پیس کانفرنس'' ہوگی جس میں آپ اپنے مہمان مدعو کر سکیں گے۔ اسی طرح 27/مئی کو ایک خاص فنکشن ہوگا۔ ہر احمدی کو اس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ فنکشن انشاء اللہ تعالیٰ ''Excel'' میں منعقد ہوگا۔ ہر احمدی کوشش کرے کہ وہ اس میں شامل ہو۔ پھر ایک فنکشن 10 جون 2008ء کو Queen Elizebeth میں ہوگا جس میں حکومت کے نمائندگان اور دیگر زعماء کی شرکت متوقع ہے۔ ہمارا سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ جولائی کے آخری عشرہ میں منعقد ہوگا جس کے لئے خصوصی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ آپ سے توقع رکھی جاتی ہے کہ آپ جماعتی انتظامات سے تعاون کریں اور جلسہ کو کامیابی سے ہمکنار کریں۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی اور حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ میں
برارا (یوگنڈا) کا زونل جلسہ سالانہ اور دو نئی مساجد کی افتتاحی تقریب

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ یوگنڈا صد سالہ خلافت احمدیہ کی تقریبات کے سلسلہ میں زونل جلسے منعقد کر رہی ہے جن میں نو مبائعین کو شامل کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں دوسرا جلسہ بفضلہٖ تعالیٰ برارا زون میں منعقد کیا گیا۔ حسب پروگرام مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر و مشنری انچارج یوگنڈا اور مکرم افضال احمد رؤوف صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم محمد علی کائرے صاحب مبلغ سلسلہ کے ہمراہ کمپالا سے 250 کلومیٹر کا سفر طے کر کے مورخہ 2/فروری 2008ء کو برارا پہنچے اور اسی روز برارا زون کی ایک جماعت ماشا میں نئی تعمیر شدہ مسجد جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''مسجد نصرت'' عطا فرمایا ہے، کا افتتاح عمل میں آیا۔

اگلے روز برارا زون کی سب سے بڑی اور مخلص جماعت کانجا جو برارا سے ڈیڑھ سو کلومیٹر دو پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے کے افتتاح کے لئے روانہ ہوئے جہاں یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ سفر بڑا دشوار گزار تھا چونکہ 80 کلومیٹر کا راستہ پہاڑوں کے درمیان کچا تھا مگر ارد گرد قدرتی حسن کے نظارے اور سرسبز پہاڑوں کی وجہ سے سفر خوشکن رہا۔ جونہی ہم کانجا جماعت میں پہنچے وہاں احمدی احباب مرد و زن اور بچوں نے بھرپور جوش و جذبے سے والہانہ استقبال کیا اور پُر جوش نعروں اور لوکل زبان میں نغموں سے خوش آمدید کہا۔ اس دور دراز علاقے اور پہاڑوں کے دامن میں ایک خوبصورت جھیل کے کنارے واقع 800 کے قریب لوگ جس محبت اور پیار سے اپنے نعروں کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح سے محبت کا اظہار اور پھر خاص طور پر 'مرزا غلام احمد کی جے' کے نعروں سے اپنی عقیدت کا اظہار کر رہے تھے وہ منظر قابل دید اور بہت ایمان افروز تھا۔

اس جلسہ کی ایک نمایاں بات یہ تھی کہ اس میں علاقے کے بہت سے سرکاری اور غیر سرکاری افسران اور ہر طبقے کے نمائندے شریک تھے۔ LC1,2,3 اور LC5 چیئرمین، پولیس کے اسٹیشن آفیسر، CID کے علاقہ کے افسر، لیڈی کاؤنسلر، سابقہ MP، LC5 کے نمائندے اور غیر احمدی مسلمانوں کے اس علاقے کے سب سے بڑے امام نے بھی شرکت کی۔ MP صاحب نے اپنے نمائندے کے ذریعہ ایک لاکھ شلنگز کا تحفہ بھی مقامی جماعت کو بھجوایا۔ تمام سرکاری افسران نے جماعت کی خدمات کو سراہا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ احمدی مسلمان جس طرح خوبصورت اور پُر امن رنگ میں اسلام کی نمائندگی کر رہے ہیں کاش دوسرے مسلمان بھی ان سے نمونہ پکڑیں اور کہا کہ ہم اس جماعت کے نظم و ضبط اور پُر امن تعلیم اور سرکاری نمائندوں سے بھرپور تعاون کے لئے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے اس جماعت میں تعمیر ہونے والی نئی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ جلسہ میں بفضلہٖ تعالیٰ 800 سے زائد احباب نے شرکت کی۔ مکرم یوسف علی کائرے صاحب زونل مشنری برارا زون اور مکرم محمد علی کائرے صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے خلافت احمدیہ کا استحکام اور ہماری ذمہ داریاں کے اہم موضوع پر نہایت مدلل اور موثر تقریر کی۔ اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ جنوبی کوریا کے ساتویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

جنوبی کوریا میں سلل (Salal) کے تہوار کی چھٹیوں میں نئے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر لوگ گھر کے بزرگوں کو سجدے کرتے ہیں جس کو کورین زبان میں چُھل کہتے ہیں۔ ان چھٹیوں میں تمام سرکاری اور غیر سرکاری ادارے بند ہوتے ہیں۔ ان ملکی تعطیلات میں کوریا میں مقیم غلامانِ مسیح موعود علیہ السلام نے ساتویں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے انعقاد کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ 6 اور 7 فروری بروز بدھ اور جمعرات تھیگو مجلس کے مشن ہاؤس میں اجتماع منعقد ہوا۔

اجتماع میں شرکت کے لئے سیؤل، اوی جنگ بو، بوسان، انچن وغیرہ جگہوں سے احباب جماعت تشریف لائے۔ احباب کی آمد کی وجہ سے اجتماع سے ایک روز قبل منگل کو ہی لنگر خانہ کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔

پہلا دن

مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجتماع کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظموں کے بعد پہلے اجلاس میں مختلف تربیتی عناوین پر تین تقاریر ہوئیں جو مکرم داؤد احمد ملک صاحب صدر جماعت کوریا، مکرم عمران محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوریا اور مکرم خالد محمود ناصر صاحب نے کیں۔ شام کے کھانے کے بعد تلاوت، نظم، اذان، نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ یہ مقابلے رات دیر تک جاری رہے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم اور حدیث کا درس ہوا۔ اس کے بعد اجتماعی ورزش کی گئی۔ ناشتہ کے بعد پیغام رسانی اور اشاروں کی زبان کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ جس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔

اختتامی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت تھیگو نے علم اور حصول علم کی اہمیت پر خطاب کیا۔ اس کے بعد قائد خدام الاحمدیہ مکرم عمران محمود صاحب نے خلافت کی برکات پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم داؤد احمد ملک صاحب صدر صاحب جماعت احمدیہ ساؤتھ کوریا نے اختتامی خطاب کیا اور مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین

مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم

محمد داؤد مجوکہ۔ جرمنی

گزشتہ سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں محترمی ملک خلیل الرحمان صاحب آف یوکے کی وفات ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں جب آپ کی وفات کا ذکر فرمایا تو سن کر ایک لمحہ کے لئے سکتہ سا طاری ہوگیا۔ محترمی ملک صاحب بہت سی خوبیوں اور کئی لحاظ سے ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ ان سطور میں محترم ملک صاحب مرحوم کے بعض اوصاف حمیدہ کا ذکر مقصود ہے۔ اللہ کرے کہ ہمیں ان سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق ملے۔

خاکسار کا ملک صاحب کے ساتھ رابطہ جلسہ سالانہ جرمنی پر ترجمہ کی ڈیوٹی کے دوران ہوا۔ ملک صاحب انگریزی ترجمہ کے لئے لندن سے تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد بہت دفعہ ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اور رفتہ رفتہ ایک خاص تعلق پیدا ہوگیا۔ اپنا کام کرنے کے لحاظ سے خاکسار نے ملک صاحب میں تین خصوصیات دیکھیں۔ ایک یہ کہ جب تک اپنا مفوضہ کام نہ کر لیتے تھے اس وقت تک کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔ اس دوران اگر میں کبھی ان کے کیبن میں چلا جاتا تو مجھے ساتھ بٹھا کر اپنا کام کرتے رہتے لیکن کسی دوسرے موضوع پر بات نہ کرتے تھے۔ دوسری خصوصیت یہ تھی کہ اپنا کام پوری محنت کے ساتھ کرتے تھے۔ آپ ایک لمبا تجربہ رکھنے والے ماہر مترجم تھے لیکن جب بھی کوئی تقریر ترجمہ کے لئے آپ کو دی جاتی تو باقاعدہ لغت نکال کر مشکل الفاظ کا ترجمہ لکھ لیتے تھے۔ اس ضمن میں یہ مثال سناتے تھے کہ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو دس پاؤنڈ دے اور وہ انہیں خرچ کرنے کی بجائے مزید مانگے تو وہ اسے کہے گا کہ پہلے جو پاس ہے وہ خرچ کرلو پھر اور ملیں گے۔ اس لئے جب تک محنت سے کام نہ کرلیا جائے اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی مزید نہیں دیتا۔ تیسری خوبی یہ دیکھی کہ کبھی کسی کا مشورہ تخفیف کی نظر سے نہ دیکھتے تھے، نہ ہی مشورہ لینے میں ہچکچاہٹ تھی۔ اگرچہ خاکسار انگریزی کا تجربہ نہیں رکھتا لیکن مجھ سے بھی ترجمہ کے دوران مشورہ کرتے تھے۔ اگر میرے مشورہ سے ملک صاحب کو اتفاق نہ ہوتا تو باقاعدہ لغت نکال کر دلیل کے ساتھ اپنا موقف ثابت کرتے حالانکہ انگریزی میں ان کی حیثیت مسلمہ تھی اور میرا کسی طرح بھی انگریزی دانوں میں شمار نہیں۔

روزمرہ زندگی میں ان میں ان کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ نیک نیتی کے ساتھ تنقید کرنے میں مضائقہ بالکل نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ سنایا کہ کام پر ایک انگریز افسر بہت بداخلاق تھا جس سے سب لوگ تنگ تھے لیکن اس سے نہیں کہتے تھے۔ آپ نے خاموشی کے ساتھ اسے خط لکھا کہ فلاں فلاں بات قابل برداشت نہیں۔ اس پر اس افسر نے ملک صاحب کے متعلق اپنا رویہ فوراً بدل لیا۔ ملک صاحب تنقید اصلاح کی غرض سے کرتے تھے۔ خاکسار نے ایک دفعہ ملک صاحب کی موجودگی میں تقریر کی۔ ملک صاحب نے انداز تقریر پر سخت تنقید کی اور بتایا کہ تقریر بڑی لکھائی میں ہونی چاہئے اور جملوں پر نشان لگانے چاہئیں کہ کہاں سانس لینا ہے اور حاضرین سے مخاطب ہونے کے وقت کے جملے زبانی یاد کرنے چاہئیں۔ تقریر کا آپ کو بہت ملکہ تھا۔ برادرم نوید حمید صاحب اور خاکسار کو بطور مثال اپنی ایک تقریر سنائی جو کہ سیرت نبوی ﷺ کے موضوع پر تھی اور صرف 15 منٹ کی تھی۔ لیکن اس کا لفظ لفظ اپنی جگہ پر موتیوں کی طرح پرویا ہوا تھا۔ نہ تو کسی لفظ کو کم کرنے کی گنجائش تھی نہ ترتیب بدلنے کی۔

لیکن محترم ملک صاحب کی اصل خصوصیت آپ کا تعلق باللہ تھا۔ آپ اللہ کے فضل سے صاحب رؤیا و کشف والہام تھے۔ خدمت خلق ایک نہایت ہی مبارک کام ہے اور اس کا بہت ہی بڑا اجر ہے۔ ایک مرتبہ بتایا کہ ان کی گلی میں ایک گڑھا پڑ گیا۔ ملک صاحب نے کافی محنت کر کے اور وقت لگا کر گڑھا پُر کر دیا۔ رات کو آپ نے دیکھا کہ جنت میں داخل ہوگئے ہیں اور وہاں آپ کو کہا گیا کہ جو چاہو خواہش کرو۔ آپ نے خواہش کی کہ مالٹا اور سیب چکور کاٹ کر اور ملا کر کھانے کو دل کرتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب آنکھ کھلی تو منہ اس غیبی رزق سے بھرا ہوا تھا۔ کہنے لگے کہ مجھے خیال آیا کہ بطور تبرک کچھ بچا کر رکھ لوں لیکن آپ کو منع کر دیا گیا چنانچہ جس حد تک ممکن تھا دیر تک اس سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ پس خدمت خلق کو کبھی معمولی بات نہ سمجھنا چاہئے۔ آنحضور ﷺ نے بھی مومن کے درجات میں سے ایک یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ رستہ میں پڑی ہوئی تکلیف دہ چیز کو دور کرتا ہے۔ براہ راست خدمت کے علاوہ صدقہ اور ہیومینیٹی فرسٹ وغیرہ کے ذریعہ سے بھی خدمت خلق ممکن ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے جماعت پر بے شمار احسانات ہیں جن میں ایک نمایاں احسان وہ روحانی خزائن ہیں جو آپؑ نے بڑی محنت سے اللہ کے فضل سے ہمارے لئے مہیا کئے ہیں۔ محترمی ملک صاحب نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے جس میں حضورؑ نے بیان فرمایا ہے کہ فلاں بات کے اتنے ذرائع ہیں اور ان ذرائع کو بیان فرماتے ہوئے آخری ذریعہ کے متعلق فرمایا ہے کہ اسے ہم بیان نہیں کرتے۔ ملک صاحب بتانے لگے کہ میں نے بالکل افسوس نہیں کیا بلکہ فوراً کتاب بند کر کے دعا کی تو بلا توقف کشفی حالت طاری ہوئی اور حضور علیہ السلام نے وہ ذریعہ بیان فرما دیا۔ کہنے لگے کہ دراصل حضورؑ نے وہاں وہ بات اس لئے نہیں بتائی تا کہ ایک کھڑکی کھلی رہے اور لوگ دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے یہ فیض پائیں۔

ایک دفعہ بتانے لگے کہ کسی چیز کا ترجمہ کرنا تھا وقت کم تھا اور کام بہت۔ اسی دوران ایک آیت کا ترجمہ دیکھنے کی ضرورت پڑی جس کا حوالہ نہیں تھا۔ میں نے دعا کی کہ اللہ میاں وقت کم ہے آیت جلد مل جائے چنانچہ جوں ہی قرآن کریم کھولا سیدھے اسی آیت پر نظر پڑی۔ یہاں تک تو بہت سے لوگوں کو تجربہ ہوتا ہے لیکن اس کے بعد والی بات بہت ایمان افروز ہے۔ کہنے لگے کہ میں نے فوراً سجدہ شکر کیا کہ اتنا وقت اللہ نے بچا دیا ہے ایک سجدہ جتنا وقت تو بہرحال میرے پاس ہے۔ گویا ''لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ'' سے بھرپور فائدہ اُٹھانے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ایسے خادم دین افراد کی تعداد جماعت میں بڑھتا چلا جائے جو عالم باعمل، اللہ تعالیٰ سے زندہ ذاتی تعلق رکھنے والے اور خلافت احمدیہ کے عاشق اور سچے مطیع ہوں۔

ڈاکٹر خلیل سینگاڈو (مرحوم) آف گیمبیا کا ذکر خیر

منور احمد خورشید۔ استاذ جامعہ احمدیہ یوکے

گیمبیا میں فرافینی کے مقام پر ایک نہایت ہی بزرگ، تقویٰ شعار، دعا گو اور پانچ وقت نماز کے پابند ڈاکٹر صاحب رہتے تھے۔ ان کا پورا نام خلیل سینگاڈو صاحب تھا۔ چند سال پہلے ان کا وصال ہوگیا ہے۔

مالی قربانی میں پیش پیش

افریقہ کے جن ممالک تک میرا تعارف اور شناسائی ہے میرے علم کے مطابق دین کے لئے غیر معمولی مالی قربانی کرنے والوں میں آپ صف اول کے مجاہدین میں سے تھے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ زکوٰۃ باقاعدہ نصاب کے مطابق ادا کرتے۔ علاوہ ازیں بینک سے جو رقم بطور سود ملتی وہ بھی من وعن اشاعت اسلام کی مد میں جماعت میں پیش کرتے تھے۔ فرافینی میں ہماری مسجد زیر تعمیر تھی اور اس کی تعمیر میں مقامی کوشش زیادہ تھی۔ مسجد کا ہال وغیرہ مکمل ہو گیا، نمازیں پڑھنی شروع کر دیں لیکن فنڈز نہ ہونے کے باعث احاطہ کی چاردیواری نہیں بن رہی تھی۔

ایک دن علی الصبح ڈاکٹر صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے چاردیواری ہمیں جلد بنوانی چاہئے کیونکہ جانور مسجد کے احاطے میں داخل ہو جاتے ہیں جس سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ میں نے فنڈز نہ ہونے کا بتایا تو کہنے لگے اس چاردیواری پر جتنا خرچ آئے گا وہ میں ادا کروں گا لیکن کسی کو اس کس علم نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ایک خاصا بڑا پراجیکٹ تھا۔ آپ نے اکیلے ہی اس کو مکمل کر دیا۔ یہ اخلاص، محبت اور قربانی مسیح محمدی کی برکات کا فیض ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں ارفع جگہ عطا فرمائے۔

خلافت سے عشق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 1988ء میں گیمبیا تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق آپ نے فرافینی تشریف لانا تھا جہاں پر گیمبیا میں حضور رحمہ اللہ کے دورہ کے دوران سب سے بڑا اجتماع متوقع تھا۔ اس نسبت سے مختلف احباب کو مختلف فرائض تفویض کئے گئے۔ ڈاکٹر سینگاڈو صاحب فرافینی جماعت کے اہم رکن تھے اور بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی اعتبار سے پوری فرافینی جماعت سے زیادہ وسعت عطا کی ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں ان کا مکان بہت وسیع تھا جس میں سینکڑوں لوگ بیک وقت سما سکتے تھے۔ اس لئے جملہ خورد ونوش کے انتظام ان کے سپرد کئے گئے۔ لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ اس روز جب حضور کی آمد کا پروگرام تھا صبح سویرے ڈاکٹر صاحب میرے پاس آئے اور بتایا کہ ان کے آبائی گاؤں میں ان کے بڑے بھائی فوت ہوگئے ہیں اور انہیں ہنگامی طور پر وہاں جانا ہے۔ یہ گاؤں فرافینی سے 40 کلومیٹر دور تھا۔ اس پر میں بہت فکر مند ہوا۔ میری پریشانی دیکھ کر کہنے لگے فکر نہ کریں میں ابھی ادھر جا رہا ہوں اور جلد واپس آجاؤں گا۔ آپ اپنے گاؤں گئے، اپنے عزیزوں سے افسوس کیا۔ بھائی کی تجہیز وتکفین کے اخراجات ادا کئے۔ آپ کے بھائی غیر احمدی تھے لیکن ڈاکٹر صاحب ہی ان کی مالی امداد کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ واپس آئے اور حسب معمول اپنے فرائض میں مشغول ہوگئے۔ اس طرح اجتماع میں کسی کو احساس تک نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاں اتنا بڑا سانحہ پیش آچکا ہے۔

حضور رحمہ اللہ کامیاب پروگرام کے بعد آگے انجوار نامی قصبہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں خاکسار نے مکرم داؤد احمد حنیف صاحب (امیر ومشنری و انچارج) سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ مکرم داؤد احمد حنیف صاحب نے حضور انور رحمہ اللہ کی خدمت میں یہ واقعہ بغرض دعا ذکر کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا آپ نے مجھے وہاں کیوں نہیں بتایا۔ اب واپسی پر سیدھے ان کے ہاں جائیں گے۔ چنانچہ حضور واپسی پر ان کی رہائش گاہ پر تشریف لائے اوان کے اہل خانہ سے تعزیت کی۔

یہ واقعہ جہاں مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی خلافت سے محبت اور سلسلہ سے وفا کا بہت دلرُبا نظارہ پیش کرتا ہے وہاں خلیفۂ وقت کی افراد جماعت سے محبت اور سلسلہ کے خدام کے لئے بے پناہ شفقت اور رحمت کے جذبات کی بھی عکاسی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ خلیفۂ وقت کو اخلاص کی دولت سے مالا مال باوفا خدام بکثرت عطا فرماتا رہے اور ہم خلافت کی برکات سے ہمیشہ زیادہ سے زیادہ فیض پاتے رہیں۔ آمین۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے اس مبارک موقع پر شکرانہ کے طور پر دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تجویز دی تھی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ احباب کی یاددہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اس شکرانہ فنڈ میں دلی محبت اور خلوص کے ساتھ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنے شکرگزار بندوں میں شامل فرمائے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت منشی عبدالکریم بٹالوی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/نومبر 2006ء میں حضرت منشی عبدالکریم صاحب بٹالویؓ کے بارہ میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔

حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ ولد حضرت یوسف علی صاحبؓ موضع عثمان پور ریاست جیند کے رہنے والے تھے لیکن حصول تعلیم کے لئے بٹالہ آ گئے اور بعدہٗ ملازمت کے سلسلہ میں بھی آپ بٹالہ میں رہے، اسی لئے نام کے ساتھ بٹالوی مشہور ہوا۔ اگرچہ آپ کو اُس وقت حضرت مسیح موعودؑ کا علم ہو چکا تھا جب آپ بٹالہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک شاگرد سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا کرتے تھے۔ لیکن مولوی صاحب کے زیراثر ہی واپس اپنے وطن چلے گئے۔ پھر ریاست نابھ میں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب کی صحبت میں رہ کر 1897ء میں بذریعہ خط بیعت کی توفیق پائی اور جنوری 1902ء میں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کے بعد جب حضورؑ نے آپ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ نے بیعت کرنی ہے تو آپ نے اثبات میں جواب دیا اور دستی بیعت کرلی۔

اس کے بعد ایک دفعہ جب قادیان آئے تو حضورؑ کی خدمت میں دو امور کے لئے خاص دعا کروائی۔ ایک اپنی ملازمت میں ترقی کی اور دوسری بٹالہ میں تبادلہ ہوجانے کی تا کہ آپ قادیان آنے والے مہمانوں کی خدمت کرسکیں۔ پہلی دعا اُسی وقت پوری ہوگئی جب آپؓ واپس اپنی ملازمت پر پہنچے۔ تاہم تبادلہ 1915ء میں ہوا اور پھر سات سال آپ کو قادیان آنے والوں کی خدمت کا موقع ملا۔

کچھ عرصہ بعد آپ اپنے والد کو لے کر حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کی دستی بیعت کروائی۔ پھر 1905ء میں جب حضورؑ دہلی سے تشریف لا رہے تھے اور راستہ میں لدھیانہ میں قیام فرمایا تھا تو آپؓ بھی اپنی جائے ملازمت سمرالہ سے لدھیانہ میں حاضر ہوئے اور دعا کے لئے عرض کیا کیونکہ آپؓ کی بیوی کو چار سال سے حمل کے نشانات تھے لیکن پیدا کچھ نہیں ہوتا تھا۔ حضورؑ نے دعا کا وعدہ فرمایا۔ اس دعا کے نتیجہ میں جب لڑکا پیدا ہوا تو آپؓ کی درخواست پر حضورؑ نے اُس کا نام (عبدالعزیز) رکھا۔

سمرالہ میں آپؓ ایک جج نعمت اللہ خانصاحب کو تبلیغ کیا کرتے تھے۔ ایک بار جب آپؓ قادیان جانے لگے تو جج صاحب نے کہا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے اس کے لئے دعا کرانا کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک اور صالح بنائے اور پانچ روپے (دیئے کہ) نذرانہ بھی حضورؑ کی خدمت میں پیش کرنا۔ جب مَیں نے حضورؑ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرکے دعا کی درخواست کی تو حضورؑ نے فرمایا کہ ان کو کہہ دو کہ وہ خود نیک بنیں۔ چنانچہ خدا کے فضل سے وہ احمدی ہوگئے اور اخلاص میں بہت ترقی کی۔

1915ء میں آپ بٹالہ میں رہائش پذیر ہوئے اور قادیان آنے اور یہاں سے جانے والے مہمانوں کی نہایت اخلاص سے بلامعاوضہ خدمت کرتے رہے۔ اپنے مکان کا ایک حصہ مہمان خانہ بنا کر وہاں چارپائی، بستر اور پانی وغیرہ کا انتظام کیا اور مہمانوں کے لئے سواری کے انتظام میں بھی مدد کیا کرتے۔ یہ خدمت 1922ء تک جاری رہی۔ پھر آپؓ بیمار ہوئے اور ہجرت کرکے قادیان میں رہائش اختیار کرلی۔ آپؓ کی بڑی اہلیہ 10 ستمبر 1924ء کو وفات پاگئیں اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

حضرت منشی صاحبؓ تقسیم ہند کے بعد پاکستان آ گئے اور یہاں 30,29 دسمبر 1967ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ خاص صحابہ میں سپرد خاک ہوئے۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پڑھائی۔ آپؓ کا وصیت نمبر 738 ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/جنوری 2007ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خزاں کے دن بدلتے جا رہے ہیں
الم خوشیوں میں ڈھلتے جا رہے ہیں
یقیں کے خوبصورت راستوں پر
وفا کے پھول کھلتے جا رہے ہیں
وہ پھر اک چاند چمکا آسماں پر
اندھیرے ہاتھ ملتے جا رہے ہیں

ایک بزرگ اور اپاہج کا واقعہ

ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' ربوہ نومبر 2006ء میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا بیان فرمودہ ایک نہایت پُراثر واقعہ درج ہے۔

حضورؓ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ کی طرف ایک دفعہ سرکاری سمن آیا کہ بعض لوگوں کی طرف سے لگائے جانے والے ایک الزام کی جوابدہی کے لئے فوراً حکومت کے سامنے حاضر ہوں۔ وہ حیران رہ گئے کیونکہ وہ تو ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ مگر چونکہ سرکاری سمن تھا اس لئے چل پڑے۔ دس بیس میل گئے تھے کہ آندھی آئی اور بارش شروع ہوگئی۔ وہ اس وقت جنگل میں تھے اور صرف چند جھونپڑیاں وہاں نظر آئیں۔ وہ ایک جھونپڑی کے قریب پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ اجازت ملنے پر اندر گئے تو دیکھا کہ ایک شخص چارپائی پر پڑا ہے۔ اس نے محبت اور پیار کے ساتھ انہیں اپنے پاس بٹھا لیا اور نام وغیرہ پوچھا: انہوں نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ بادشاہ کی طرف سے مجھے ایک سمن پہنچا ہے جس کی تعمیل کے لئے میں جارہا ہوں اور میں حیران ہوں کہ مجھے یہ سمن کیوں آیا، کیونکہ میں نے کبھی دنیوی جھگڑوں میں دخل نہیں دیا۔ وہ یہ واقعہ سن کر کہنے لگا کہ آپ گھبرائیں نہیں، یہ سامان اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے پاس پہنچانے کے لئے کیا ہے۔ میں اپاہج ہوں لیکن آپ کی بزرگی کی شہرت میرے کانوں تک پہنچی تو میں ہمیشہ دعائیں کیا کرتا تھا کہ یااللہ قسمت والے تو وہاں چلے جاتے ہیں، میں اس بزرگ کے قدموں تک کس طرح پہنچ سکتا ہوں، تو ایسے سامان پیدا فرما کہ میری ان سے ملاقات ہو جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سمن کے بہانے اللہ تعالیٰ آپ کو محض میرے لئے یہاں لایا ہے۔ ابھی وہ باتیں ہی کررہے تھے کہ باہر سے کسی نے بارش کی وجہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ جب وہ اندر آیا تو معلوم ہوا کہ وہ سرکاری پیادہ تھا۔ وہ کہنے لگا بادشاہ کی طرف سے مجھے حکم ملا ہے کہ میں فلاں بزرگ کے پاس جاؤں اور ان سے کہوں کہ دراصل وہ سمن کسی اَور کے نام تھا مگر نام میں مشابہت کی وجہ سے وہ آپ کے نام جاری ہوگیا، اس لئے آپ کے آنے ضرورت نہیں۔

یہی بات اللہ تعالیٰ نے بھی بیان فرمائی ہے کہ جو لوگ ہم میں ہوکر اور ہم سے مدد مانگتے ہوئے اپنے مقاصد کیلئے جدوجہد کرتے ہیں ہم اس مقصد کے حصول کیلئے ان پر دروازے کھول دیتے ہیں۔ (سیر روحانی)

گنا......صحت کا چھپا خزانہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15/نومبر 2006ء میں گنّے کے فوائد سے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جو ادارۂ ہمدرد کے رسالہ ''صحت'' سے ماخوذ ہے (مرسلہ: صغیرہ بانو صاحبہ)۔

اللہ تعالیٰ نے گنّے میں بے شمار فوائد پنہاں رکھے ہیں۔ امراض قلب کے وارڈ میں ایک ملنے والے داخل تھے۔ میں اُن کی عیادت کے لئے گئی۔ اُن کا برا حال تھا، نقاہت کے مارے بولا بھی نہیں جاتا تھا۔ میں نے ڈاکٹر کی اجازت سے اُنہیں تھوڑا سا گنّے کا رَس پلایا تو پانچ منٹ میں وہ بات کرنے کے قابل ہوگئے اور دو تین روز میں ہسپتال سے گھر آ گئے اور باقاعدگی سے گنڈیریاں چوسنے لگے۔

دیہاتوں میں کسی کا گلا بیٹھ جائے، اور آواز نہ نکلے تو گنّے کا ٹکڑا اگرم گرم راکھ میں دبا دیتے ہیں اور دس منٹ بعد نکال کر راکھ صاف کرکے چھیل کر چوستے ہیں۔ اس سے آواز کھل جاتی ہے۔

جن لوگوں کو بھوک نہ لگتی ہو، ڈکار نہ آتی ہو، وہ اگر کھانے کے بعد پانچ سات گنڈیریاں چوس لیں تو صاف ڈکار آ کر طبیعت بشاش ہوجاتی ہے۔

جن کے ہاتھ پاؤں جلتے ہوں، کام کاج کو دل نہ چاہتا ہو، مزاج میں بے چینی اور غصہ ہو، وہ اگر ڈیڑھ پاؤ گنڈیریاں صبح اور ڈیڑھ پاؤ شام کو چند دن چوس لیں تو صحت ٹھیک ہوجائے گی۔ پڑھائی میں دل لگے گا اور جگر کی گرمی دور ہوجائے گی۔ ایسی نازک طبع خواتین جن سے گرمی برداشت نہ ہوتی ہو، سر چکراتا ہو، اور وہ کسی کام کے قابل نہ ہوں، وہ بھی گنڈیریاں چوس کر اپنی تکالیف کا ازالہ کرسکتی ہیں۔

یرقان کے لئے سالہا سال سے گنے کا رس تجویز کیا جارہا ہے۔ پرانی قبض اس سے دُور ہوجاتی ہے اور پیشاب کھل کر آتا ہے۔ پیٹ میں خرابی ہو، اسہال میں خون آنا شروع ہوجائے تو انار کا رس 20 گرام کے قریب گنے کے ایک گلاس رس میں ملا کر ایک ایک گھنٹے بعد پلایا جائے تو آرام آجاتا ہے۔ نکسیر میں رس کے چند قطرے ناک میں ٹپکانے سے خون بند ہوجاتا ہے۔ ضعف جگر کے مریض ایک گلاس گنے کا رس روزانہ پیئیں تو بہت فائدہ ہوگا اور اگر گنڈیریاں چوسیں تو جلدی شفا ہوگی۔

گنے میں فولاد، کیلشیم، مینگانیز کے علاوہ وٹامن بی اور سی موجود ہوتے ہیں۔ یہ مفرح قلب ہے اور جسمانی کمزوری دُور کرتا ہے۔ بخار کی شدت کو توڑتا ہے۔ معدہ، دل، گردے، آنکھوں، دماغ اور تولیدی اعضاء کو تقویت دیتا ہے تاہم وزن بڑھاتا ہے۔ بادی اور بلغمی مزاج والے اسے استعمال نہ کریں۔ نیز بوڑھے لوگوں کو زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہئے، اُن کے پھیپھڑوں کو نقصان دیتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی یہ نقصان دہ ہے۔

گڑ بناتے وقت جو شیرہ بچ جاتا ہے اُسے راب کہتے ہیں۔ اس میں فولاد اور کیلشیم موجود ہوتے ہیں، اس لئے اس کا استعمال قلت خون کے مریضوں کو ٹھیک کردیتا ہے۔ یہ جسمانی و اعصابی تھکان، کمر اور جوڑوں کے دیرینہ درد اور خون کی خرابی کے لئے مفید ہے۔ اگزیما اور پھوڑے پھنسیاں دُور کرتی ہے۔ پنڈلیوں کی چھوٹی وریدیں (Vericoseveine) چند ہفتہ راب کے استعمال سے غائب ہوگئیں۔ کمزور دِل لوگوں کے لئے یہ ٹانک ہے۔

قبض کے لئے ایک چمچہ راب ایک گلاس پانی میں حل کرکے صبح نہار منہ گھونٹ گھونٹ کرکے پیتے رہنے سے شکایت دُور ہوجاتی ہے۔ اعصابی امراض میں یہ سکون بخش مشروب ہے۔ ناخن اور بال خراب اور کمزور ہونے لگیں تو ان کے لئے بھی راب کا استعمال اچھا ثابت ہوتا ہے۔ راب میں کوئی چیز ایسی نہیں جو انسانی صحت کو نقصان دے۔ رات کو نیم گرم پانی میں ملا کر پینے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ راب کی پوٹس بھی باندھ سکتے ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/جنوری 2007ء میں شامل اشاعت مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم ''ایک عظیم قربانی'' سے انتخاب ذیل میں پیش ہے:

حسین ابن علیؓ تیری عظمتوں کو سلام
یزیدیت کے مقابل پہ جرأتوں کو سلام
شبیہ سرورؐ کونین پیکر اوصاف
ترے جمال ترے صبر، قناعتوں کو سلام
زمیں پہ سجدہ ترا عرش پر شمار ہوا
تری جبین مقدّس کی رفعتوں کو سلام
تری یہ جنگ عداوت نہ تھی محبت تھی
نبی کے دین سے تیری محبتوں کو سلام

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

28th March 2008 – 1st April 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 28th March 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:00 Al Maa'idah: cookery programme teaching how to prepare Chicken Soup.
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 24th December 1997.
02:25 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit toIndia.
03:10 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 26th November 1997.
04:15 Rohtas Fort: a visit to the Rohtas fort located in Jehlum.
04:50 Mosha'airah: an evening of poetry
05:30 MTATravel: a visit to Sawat Valley, near Islamabad, Pakistan.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor, recorded on 22nd December 2007.
08:05 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 85.
08:30 Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:15 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session no. 6, recorded on 18th March 1994.
10:00 Indonesian Service
11:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
14:20 Dars-e-Hadith
14:50 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:10 Friday Sermon [R]
17:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th December 1997.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News Review Special
21:15 MTA Travel: travel programme featuring a visit to the Ottawa Winter Festival.
21:45 Friday Sermon [R]
22:55 Urdu Mulaqa'at: Session no. 6 [R]

Saturday 29th March 2008

00:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:15 Le Francais C'est Facile: lesson no. 85
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th December 1997.
02:45 Friday Sermon: recorded on 28th March 2008.
04:00 Spotlight: a talk with Dr Muhammad Ali Siddique hosted by Ahmad Mubarak.
04:45 MTA Travel
05:10 Urdu Mulaqa'at: Session no. 5, recorded on 18th March 1994.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor, recorded on 22nd December 2007.
08:05 Ashab-e-Ahmad
08:45 Friday Sermon: rec. 28/03/08 [R]
10:00 Indonesian Service
11:00 French Service
12:00 Tilaawat & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Intikhab-e-Sukhan
15:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:05 Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid.
16:45 Ashab-e-Ahmad [R]
17:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th February 1998.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 International Jama'at News
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:05 Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid.
22:55 Friday Sermon: recorded on 28th March 2008.

Sunday 30th March 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Ken Harris Oil Painting: part 4.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th February 1997.
02:40 Friday Sermon: rec. 28/03/08
03:55 Mosha'airah: an evening of poetry
04:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th July 1995. Part 2.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 23rd December 2007.
08:15 Learning Arabic: lesson no. 17
08:40 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit toIndia.
09:20 Lajna Symposium 2006
09:50 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 25th May 2007.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
13:55 Friday Sermon: Rec.28th March 2008.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:05 Pakistan National Assembly 1974: An Urdu programme with Dost Muhammad Shahid.
17:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th February 1998.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:10 Pakistan National Assembly 1974 [R]
23:10 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 31st March 2008

00:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:10 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th February 1998.
02:20 Friday Sermon: recorded on 28th March 2008
03:20 Lajna Symposium 2006
03:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th October 1998.
05:05 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class held with Huzoor. Recorded on 12th January 2008.
08:10 Le Francais C'est Facile: lesson no. 94
08:30 Spotlight: Speech delivered by Shabir Ahmad on the topic of 'the difference between Ahmadi and non-Ahmadi Muslims'.
09:05 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th December 1998.
10:00 Indonesian Service
11:10 Medical Matters: Eye Care
12:00 Tilaawat & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 94
14:20 Friday Sermon: recorded on 09/02/2007
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
16:10 Rencontre Avec Les Francophones [R]
17:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th February 1998.
18:30 Arabic Service
19:30 Spotlight [R]
20:10 Medical Matters [R]
20:30 MTA International Jama'at News
21:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
22:35 Friday Sermon [R]

Tuesday 1st April 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:10 Le Francais C'est Facile: lesson no. 94
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th February 1998.
02:50 Friday Sermon: rec. 9th February 2007.
03:35 Le Francais C'est Facile: lesson no. 94.
03:55 Medical Matters: Eye Care
04:30 Rencontre Avec Les Francophones
05:25 Spotlight
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor, recorded on 14th April 2007.
08:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th September 1998.
09:00 Discussion: English discussion programme with Dr Muhammad Iqbal.
10:05 Indonesian Service
11:05 Sindhi Service
12:00 Tilaawat, Dars & MTA News
13:10 Bangla Schomprochar
14:15 Jalsa Salana Belgium 2004: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 11th September 2004.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:05 Question and Answer session [R]
17:00 MTA Travel: a visit to Dubai
17:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th February 1998.
18:30 Arabic Service
19:55 English discussion programme with Dr Muhammad Iqbal. [R]
20:50 MTA International News Review Special
21:40 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:40 Jalsa Salana Belgium 2004 [R]
23:25 MTA Travel: A visit to Dubai

Wednesday 2nd April 2008

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th February 1998.
02:30 Learning Arabic: lesson no. 18
02:50 Discussion
04:05 Question and Answer Session
05:10 Jalsa Salana Belgium 2004.
06:05 Tilaawat, Dars-e-hadith & MTA News
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor recorded on 19th May 2007.
08:20 Seerat Hadhrat Masih Maood (as)
08:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th October 1998.
09:55 Indonesian Service
10:55 Swahili Service
12:00 Tilaawat & MTA News
12:40 Bangla Shomprochar
13:45 From the Archives: Friday sermon recorded on 14th March 1986.
14:25 Jalsa Salana UK: speech delivered by Muzaffar Clark on the topic of 'the Existence of Allah the Almighty' Recorded on 27/07/1990.
14:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
15:50 Lajna Magazine
16:40 Australian Documentary
17:10 Seerat Hadhrat Masih Maood (as) [R]
17:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th February 1998.
18:35 Arabic Service [R]
19:30 Question & Answer Session
20:35 MTA International Jamaat News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:25 Jalsa Salana UK [R]
22:55 From the Archives [R]

Thursday 3rd April 2008

00:00 Tilaawat, Documentary & MTA News Review
00:55 Hamaari Kaenaat
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th February 1998.
02:45 Australian Documentary
03:35 Seerat Hadhrat Masih Maood (as)
03:55 From the Archives
04:50 Lajna Magazine
05:30 Jalsa Salana UK
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor, recorded on 20th May 2007.
08:10 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session no. 21, recorded on 18th June 1994.
09:20 Pushto Service: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:50 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: recorded on 27th May 2005.
12:00 Tilaawat, Dars & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: Bengalis translation of Friday sermon recorded on 28/03/2008.
14:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 217, recorded on 2nd December 1997.
15:05 English Mulaqa'at [R]
16:25 Friday Sermon: delivered on 27/05/05. [R]
17:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 18th February 1998.
18:30 Live Arabic Service: Arabic discussion programme, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA Interntional News Review
21:00 Huzoor's Tours: visit to India
21:35 Tarjamatul Qur'an Class: Class no. 217, recorded on 2nd December 1997.
22:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 15 Friday 21 March , 2008 Issue No. 12

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

دس شرائط بیعت کے مختلف عالمی زبانوں میں منظوم تراجم

اردو

اردو زبان میں دس شرائط بیعت کا پہلا منظوم ترجمہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ حضرت ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہرؓ بی اے مؤلف تحفہ ہندو یورپ نے کیا۔

پنجابی

علاوہ ازیں صحابی حضرت مسیح موعودؑ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ راج بی بی صاحبہ نے کامن احمدی حصہ دوم (صفحہ 17 تا 20) میں پہلی بار یہ مبارک شرائط پنجابی میں منظوم کر کے شائع کیں۔ان کی اس کتاب کا پہلا حصہ حضرت اقدس علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے مطبع انوار احمدیہ قادیان میں چھاپ کر شائع کیا۔دوسرا حصہ خلافت ثانیہ کے اوائل میں جناب محمد عنایت اللہ صاحب تاجر کتب قادیان کے زیر اہتمام زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

کشمیری

جہانتک کشمیری زبان کا تعلق ہے شرائط بیعت کو نظم کرنے کا سہرا سید محمد شاہ صاحب سیفی منشی فاضل ساکن قصبہ بیجھاڑہ تحصیل اسلام آباد کشمیر کے سر ہے جنہوں نے جون 1951ء میں دعوت عمل حصہ اوّل میں نہ صرف کشتی نوح کی تعلیم بلکہ شرائط بیعت کو بھی کشمیری اشعار میں منتقل کیا۔چنانچہ مولانا عبدالواحد صاحب رئیس التبلیغ و امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر نے اس پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے تحریر فرمایا ’’اچھی کوشش کا اچھا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ شاہ سیفی کو جزائے خیر دے‘‘۔(صفحہ 16)

فارسی

فارسی زبان اُمّ الالسنہ عربی کے بعد دنیائے اسلام کی دوسری بڑی علمی اور ادبی زبان کا درجہ رکھتی ہے جو نہ صرف ایران بلکہ تاجکستان، ترکمنستان، افغانستان بلکہ پاکستان اور بھارت میں کم و بیش رائج ہے اور علمی حلقوں میں سند قبولیت پا چکی ہے۔فارسی زبان کو یہ امتیازی خصوصیت بھی حاصل ہے کہ یہ مرد فارس سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی خاندانی زبان ہے اور اس زبان میں حضرت سلطان القلم کا فارسی منظوم کلام علوم و معارف کا ایک لاثانی اور بیش بہا خزانہ ہے۔خود اللہ جلّشانہ نے عرش سے الہاماً فرمایا’’ درکلام تو چیزے ست کہ شعراء را دراں دخلے نیست۔‘‘

(حقیقة الوحی روحانی خزائن جلد 22صفحه 106مطبوعه لندن۔)

’’تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔‘‘

اقبال اکاڈمی پاکستان 16 میکلوڈ روڈ لاہور نے 1968ء میں ’’تذکرہ شعرائے پنجاب‘‘ شائع کی جو مشہور ماہر فارسی ادب خواجہ عبدالرشید صاحب کا ایک علمی شاہکار تھی۔جناب مؤلف نے اس کے صفحہ 260۔261 پر نہ صرف حضرت اقدس کے فارسی کلام کا انتخاب لاجواب زیب رقم کیا ہے بلکہ زبردست خراج تحسین ادا کیا ہے۔چنانچہ فرماتے ہیں۔

’’میرزا مذکور درجواب تبلغات ضد اسلامی قیام نمودہ و با دلائلی بسیار محکم و قاطع دشمنان اسلام را شکست داد‘‘۔

ازاں بعد انہوں نے آپ کے عاشق صادق اور ’’فردوسِ ہند‘‘ حضرت مولانا عبید اللہ بسمل امرتسری (مؤلف ارجح المطالب سوانح حضرت علی المرتضٰی) کے جانشین حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کپورتھلوی ایڈوکیٹ و امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کا صفحہ 337۔338 پر خصوصی تذکرہ کیا ہے اور فن تاریخ گوئی میں ان کی مہارت کی داد بھی دی ہے۔نیز آپ کے دیوان ’’دردودرمان‘‘ (مطبوعہ 4 نومبر 1959ء) سے آپ کے شعری کلام کے نمونے بھی دیئے ہیں۔فاضل لسانیات حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر (نوراللہ مرقدہٗ) نے دردودرمان کے صفحہ 114 پر ’’تعلیم وتلقین‘‘ کے زیر عنوان پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے قلم مبارک سے لکھے دس شرائط بیعت کا مکمل متن دے دیا ہے پھر اس کا فارسی میں منظوم ترجمہ پیش فرمایا ہے جو اصل شرائط کی اصل روح ہے اور ان کے لفظی معنوی اور ادبی محاسن کا عکس جمیل ہے جسے پڑھ کر فارسی میں دستگاہ رکھنے والی ہر شخصیت پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔اشعار حضرت شیخ صاحب کے رقم فرمودہ ہیں مگر اس میں کارفرما قوت قدسیہ اور تاثیرات آسمانی مسیح الزمان کے قلم کا اعجاز ہیں۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ۔

ذیل میں تعلیم وتلقین اور فارسی ترجمہ دونوں کا مکمل متن ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

تعلیم وتلقین

یعنی دہ شرائط بیعت

’’اوّل: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم: یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسولؐ کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔‘‘

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

شرک را مردود حِق پنداشتن
رایت توحید برافراشتن
رستن از فسق و فجور و کذب و زُور
چشم بر نامحرمے نگماشتن
ہم نیازردن کس از دست و زباں
پاسِ مُسلِم را مسلّم داشتن
بانماز و توبہ و ذکر و درود
ہم تہجد را فرو نگذاشتن
گُفتۂ قرآن و فرمان رسولؐ
عین دستور العمل پنداشتن
خیر خواہِ نوعِ انسانی شدن
در جہاں تخم مروّت کاشتن
زندگی بُردن بمسکینی بسر
نخوت و کبر و منی بگذاشتن
در مصیبت بیش از راحت ہماں
جانب مولا قدم برداشتن
در فسونِ سوز و سازِ زندگی
دیں بدنیا بر مقدّم داشتن
عہد بستن با مسیحائے زماں
آنچہ از خود بود زو انگاشتن
از ہمہ محبوب اُو محبوب تر
وز ہمہ مطلوب اُو مطلوب تر

لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی تبلیغی مساعی

لائبریریوں میں کتب کی نمائش اور لیکچرز کا انعقاد،تبلیغی نشستوں کا اہتمام،اخبارات میں خطوط،ذاتی رابطے

لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کے شعبہ تبلیغ کو ماہ اکتوبر 2007ء تا جنوری 2008ء جن تبلیغی مساعی کی توفیق ملی ان کا خلاصہ دعا کی درخواست کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔

خداتعالیٰ کے فضل سے ان چار ماہ میں 85 لائبریریوں میں قرآن کریم کی نمائش لگانے کے سلسلہ میں رابطے کئے گئے ۔21 لائبریریوں کی طرف سے مثبت جواب موصول ہوئے باقی لائبریوں کی طرف سے جواب کا انتظار ہے۔کچھ مجالس میں اپریل تا جون قرآن کریم کی نمائشیں اور لیکچرز متوقع ہیں۔ایک مجلس کی طرف سے لائبریری میں قرآن کریم کی نمائش لگائی گئی ۔مختلف لائبریریوں میں 7 لیکچرز کا اہتمام کیا گیا جن میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 186 مہمان شریک ہوئے۔ان لیکچرز میں سے میں شعبہ طب سے تعلق رکھنے والے 50 ڈاکٹرز اور پروفیسرز شامل ہوئے۔7 تبلیغی نشستوں کا اہتمام ہوا جس میں 67 مہمان شامل ہوئے۔ایک خاتون نے بیعت کی۔4 ثقافتی پروگرام ہوئے۔رمضان، عیدالفطر، پردہ، قرآن کریم میں violence کی ممانعت وغیرہ موضوعات پر 6 آرٹیکلز اخبار میں شائع ہوئے۔

ایرانی لڑکے احسان جامی کے خلافِ قرآن مضمون کے ردعمل کے طور پر سلطان القلم کمیٹی کی دو ممبرات نے جواب لکھے۔ایک ممبر کا آرٹیکل اخبار میں شائع ہوا۔خواتین کی مختلف 13 تنظیموں سے رابطے ہوئے ۔265 افراد سے ذاتی تبلیغی رابطے ہوئے ۔256 عدد ’’جہاد‘‘ فولڈرز تقسیم کئے گئے ۔اسی طرح متفرق قسم کے فولڈرز اور لٹریچر تقسیم کیا گیا جن کی تعداد 443 ہے۔ٹرکش،عربی اور ڈچ زبانوں میں قرآن کریم کے نسخے زیر تبلیغ افراد کو دیئے گئے ۔اسی طرح بعض کتب تحفۃً تقسیم کی گئیں۔پانچ بُک سٹال لگائے گئے۔ایک ممبر کا اسلام کے بارہ میں انٹرویو لوکل ٹی وی پر نشر ہوا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت دے اور لوگوں کے دل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے لئے کھول دے۔

(رپورٹ: طلعت لئیق جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہالینڈ)